نُور افشان

حقیقی نُور وہ تھا جو دُنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی

جلد ۴۲ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شایع ہوتا ہی - ۱۳ مارچ سنہ ۱۹۱۴ء | نمبر ۱۱

یہہ کتابیں کرسچن بُک سٹور لودیانہ سے معرفت پادری ای ایم ویری صاحب بذریعہ وی-پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں

تواریخ

- تواریخ کلیسیا — عہ/
- تواریخ مذہب — ۸/
- تواریخ روم — ۸/
- تواریخ مصر — ۸/
- تواریخ یونان — ۸/
- مرقع روس — ۸/
- قدیم مسیحیوں کے حالات — ۲/
- حیاتِ پولوس — ۴/
- حیاتِ داؤد — ۸/
- جنرل گارفیلڈ کی سوانح عمری اُردو — ۲/

مفید حکایتیں

- رامپال سنگھ — ۸/

- تلاش حق اُردو-رومن اُردو — ۳ و ۶/
- دولت لازوال اُردو — ۲، ۵، ۸/
- دولت لازوال رومن اُردو — ۸/
- عزت ہیمشال اُردو — ۳، ۵، ۸/
- 〃 رومن اُردو — ۸/
- حالات جاپان — ۲ و ۸/
- شریف بیبیاں — ۳ و ۴/
- چندر لیلا ساد ھنی اُردو ۲ و ۶/ گورکھی ۲/
- سَیرِ ہند — عہ/
- وکیل کی سرگذشت رومن — ۶/
- سوبرجپر کاش — ۴ و ۶/ مجلد ۱۲/

ہندو مذہب کے متعلق

- ستیارتھ پرکاش درپن اُردو — ۸/
- سمپردائے — ۶ و ۱۰/
- ویدوں کی تعلیم — ۱۰/
- وشنو کے دس اوتار — ۲/
- ویدک تصنیفات — ۱/
- ویدوں کی قربانیاں اور چڑھاوے — ۳ پائی
- ویدوں کی دیوتا پرستی — 〃
- ویدوں کی ازلیت — ۶ پائی
- پرستش حیوانات — ۳ پائی
- تیرتھ — ۶ پائی
- اہل ہنود کے تیوہار — 〃

دین اسلام کے متعلق

- اسلام میں مسیح اردو — ۱/
- خدائے اسلام — ۲/
- ینابیع القرآن — ۳/
- الکفارہ — ۱/

بائبل یا قرآن	۱۰ر
مسیح ابن اللہ	۲ر
میزان الحق	۴ر
طریق الحیات	۲ر
کشف القرآن	۶ر
عقاید اسلامیہ	۱۰ر
ینابیع الاسلام	۹ر
ہدایت المسلمین	۸ر
تحقیق الایمان	۴ر
تواریخ محمدی	۴ر
تعلیم محمدی	۴ر
دین اسلام اور اُسکی تردید از روئے اسلام	۲ر
دعوت اسلام	۹ پائی
گنجینہ اسلام رومن	۸ر
بیگناہ نبی	۳ پائی
فارقلیط	〃
حضرت اسحٰق و اسمٰعیل	〃
حضرت محمدؐ	〃
انجیل شریف کی صحت و درستی	〃
اسمارالٰہی	〃
خدا کے دس حکم	〃
مسیح کے حق میں پیشینگوئیاں	〃
مسیح یا محمد	〃
نماز	〃
سچا اسلام	〃
قرآن	〃
یسوع مسیح	〃
یسوع مسیح کی موت، و جی اٹھنا	〃
سورہ فاتحہ	〃
ہمارا شافع کون ہے	〃

اشعار شیریں	۲ر
خدا ہمارا باپ	۲ پائی
کیا انجیل منسوخ ہوگئی	〃
انصاف کا دن	〃
فہرست قرآن رومن اُردو فی جلد	۶ر
تحقیق الاسلام حصہ اوّل	۲ر

سلسلہ اصلاح

اصلاح تمدن	۵ر
اصلاح زراعت	ار
اصلاح اخلاق	۴ر
ہند کی افلاس کا انسداد	ار
شادی کی بابت خیالات	ار
صنعت و دستکاری	۲ر

اسکول کی کتابیں

اُردو کا قاعدہ	۶ پائی ار
اُردو کی پہلی کتاب	ار
اُردو کی دوسری کتاب	۲ر و ۳ر
اُردو کی تیسری کتاب	۳ر
اُردو کی چوتھی کتاب	۴ر
رومن اُردو کا قاعدہ کننگ صاحب کا	ار
رومن اُردو کی پہلی کتاب	۲ر
رومن اُردو کی دوسری کتاب	۳ر
زنانہ سیکنڈ ریڈر۔ گورکھی	۳ر
گورکھی قاعدہ	۳ پائی

کیٹی کیزم

دینی سوال و جواب	۶ پائی
〃 〃 〃 پنجابی اردو حروف	〃
〃 〃 〃 رومن اردو	〃
〃 〃 〃 گورکھی	〃

سوالات

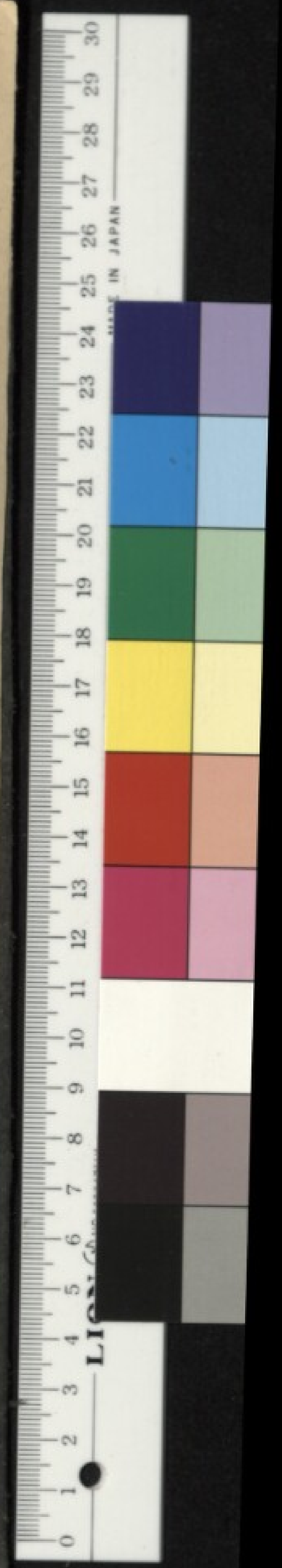
سوالات متی کی انجیل پر	ار
〃 مرقس کی انجیل پر گورکھی	ار
〃 لوقا کی انجیل پر 〃	ار
〃 یوحنا کی انجیل پر 〃	ار

مسیحیوں کیواسطے

تواریخ کلیسیا	۸ر
حل مشکلات حصہ اوّل	۶ر
تحقیق بائبل	۴ر
طالبان حق	۹ر
تواریخ بائبل	۸ر
حیات مسیح	۱۲ر
مسیح کا نمونہ	۸ر
مسیح کے خاص دوست	۸ر
کشف الحقایق	۸ر
راہ زندگی	۱۲ر
موازنہ مذاہب رومن	۸ر
مسیح کی تعلیم ۴ر ۸ر	۱۲ر
القاب مسیح	۴ر
بائبل کس طرح پڑھنی چاہیے	۴ر
روحانی طاقت کے متعلق چند سنجیدہ سوالات	۴ر

متفرق کتابیں

رابنسن کروسو	۴ر
مارکو پولو کا سفرنامہ	۸ر
ابن حور اُردو ۸ر۔ طلائی شمعدان	۴ر
روح سے معمور زندگی	۴ر
طریق دعا	۴ر
شعاع نور حصہ اوّل و دوم	۵ر
طیطس یا رفیق صلیب	۸ر



نور افشاں

لودیانہ - جمعہ ۱۳ مارچ ۱۹۱۴ء

فہرست مضامین

گلدستہ اخبار

قانڈلن میں جنگ جاری ہے - سویڈشی فوج کے دو کپتان کیلانڈر اور رنبرگ جو شیراز اور بوشہر سے کمک لے کر آرہے تھے پہونچ گئے ہیں -

ہز اکسیلنسی ویسرائے ۱۲ مارچ کو بمبئی میں نئے گھاٹ کا افتتاح فرماکر لیڈی ہارڈنگ کو انگلستان روانہ کرکے دہلی لوٹ آئینگے - اور ۲۴ مارچ کو قانونی کونسل سے جلسہ بجٹ کی صدارت فرمائینگے - چند روز بعد میرٹھ دورہ پر روانہ ہوتے ہوئے آغاز گرمی میں وارد شملہ ہونگے -

لیڈی ہارڈنگ صاحبہ ۱۷ مارچ کو نئی دہلی میں زنانہ طبی کالج اور ہسپتال کا سنگ بنیاد رکھینگی

ہز اکسیلنسی لارڈ پنٹلینڈ نے ایک شاندار مجمع کے سامنے جس میں گورنر سیلون بھی موجود تھے سیلون ریلوے کا افتتاح کیا

ایک اطالوی فوج نے سیدی ابراہیم پر پیشقدمی کرکے ۶۰۰ عربوں کو منتشر کردیا جو ۱۰۷ لاشیں میدان جنگ میں چھوڑ گئے - اطالوی فوج میں ایک افسر اور ۲۵ سپاہی ہلاک ہوئے اور چند سپاہی زخمی -

امیر حیدر اور بہاری سلطان چند کی (جو کہ دہلی کی خانہ تلاشیوں کے سلسلہ میں ماخوذ ہیں) ضمانتوں کے لئے ڈپٹی کمشنر دہلی کے آگے درخواست دی گئی - مگر نامنظور ہوگئی -

گزرے ہفتے میں ہندوستان میں ۱۱۸۹۱ آدمی طاعون میں مبتلا ہوئے اور ۹۸۸۸ آدمی مرے - بمبئی میں ۹۴۸ مدراس میں ۲۸۵ بنگال میں ۱۱ پنجاب میں ۳۵۰ برما میں ۵۵ میسور میں ۱۹۶ اور ممالک متحدہ ۴۷۶۴ -

نیویارک میں اس قدر طوفان باد و برفباری ہوئی ہے کہ ۲۵ ہزار آدمی شہر میں برف ہٹانے میں مصروف ہیں ۱۸۸۵ء کے طوفان سے بڑا بھاری طوفان ہے -

ایک نہایت سخت آندھی نے جیسی گزشتہ ۵۰ سال کے اندر نہیں دیکھی تھی - جزائر ٹوک وا ٹیوکاٹی کو جو جزائر سپرد سے میں سے ایک ہے - ویران کردیا ہے -

ایک بھاری لہر جزیرہ موکی پرپھر گئی - اور اس نے سارے موضع کو تباہ کردیا - باشندوں کی حالت دردناک ہے -

پرنس کارول کی شادی شہنشاہ روس کی لڑکی کے ساتھ ہوگی -

اطالین افواج نے ایک مرزوق دارالسلطنت فیضان پر قبضہ کرلیا ہے -

آرٹلری ایلیپس میں مشقی جنگ کے وقت ۱۷ سپاہی صاعقہ سے ہلاک ہوئے -

اس سال کئی بڑی بڑی نہریں کھودی گئی ہیں جو ۱۵-۱۹۱۴ء کے اختتام تک ایک کروڑ ایکڑ زمین پر آبپاشی کریگی -

رنگون کی آتش زدگی والے مکانوں کی تعداد ۱۶۵ سے زیادہ نہ ہوگی لیکن نقصان کی مقدار ایک لاکھ سے اوپر ہے -

ہز اکسیلنسی کمانڈر انچیف جنرل سر او مور کریگ وی سی - جی - سی - ایس - آئی - اے - ڈی - سی کو تمام عزت دیجاویگی جو کہ کمانڈر انچیف کی ہے - جب تک وہ یہاں سے روانہ ہوویں

ہز ہائینس مہاراجہ پٹیالہ نے وکٹوریہ ڈائمنڈ جوبلی ہندو ٹیکنیکل سکول لاہور کو ۱۰۰۰ روپیہ گرانٹ دینے کا وعدہ کیا ہے - مہاراجہ کشمیر پہلے ہی سے ہر سال کچھ عطیہ دیتے ہیں - اور یہ امید کی جاتی ہے کہ ان سر دو مہاراجاؤں کی مانند پنجاب کے دیگر ہندو اور سکھ رہنما بھی کرینگے -

دی رائٹ آنریبل سکرٹری آف سٹیٹ انڈیا بڑی خوشی سے ہز اکسیلنسی جنرل سر بیچمپ ڈف جی - سی - بی - کے - سی - ایس - آئی - کے - سی - وی - او - سی - آئی - ای کو ہز اکسیلنسی گورنر جنرل کی کونسل کا ممبر انتخاب کرتے ہیں جونہی کہ ہز اکسیلنسی کمانڈر انچیف کے عہدے پر مامور ہوتے ہیں -

---

تار برقی

۷ مارچ ڈورسیزو - پرنس ڈربس ڈیم آج وارد ہوئے ہیں سلامی کے بعد وہ خشکی پر اترے جہاں اُن کا استقبال کیا گیا۔

۷ مارچ طہران - میجر اوہلسن ایک گہرے گڑہے میں مرے ہوئے پائے گئے ہیں۔ اُن کی میم صاحبہ نے لڑائی کے درمیان بڑی دلیری دکھلائی۔

۷ مارچ برلن - ہر میرہ ایک اخبار بنام دردوٹس کے ایڈیٹر کو تین ماہ کی قید کا فتوے ہوا ہے - کیونکہ اُس نے شہزادہ ولیعہد کو بدنام کیا تھا۔

۷ مارچ مدراس - ایک جوان پرائیویٹ جو کہ دوم سپرس ونڈسرس کا تھا آج اپنے آپ کو گولی سے مارڈالا - اُس نے قواعد کے لئے وردی پہنی - اپنی بندوق بھی لی - اور ایک کمرے میں جاکر اپنی چھاتی میں گولی ماری - اس کا نام موتھل تھا۔

۸ مارچ کیپ ٹاؤن غرج نے جو کہ جوہنسبرگ کے ٹریڈس ہال میں قبضہ جما رہی تھی - کل ایک ممبر کو جلاوطن کر دیا ہے - اس کے خلاف سات بھاری جرم ہیں ایک یہ کہ وہ باشندوں کو ڈرانے والی چیزیں بھیجتا تھا - وہ اپنی گذشتہ زندگی کے سبب سے جلاوطن کیا گیا ہے - اس نے کہا کہ اس نے مزدوروں کو تکلیف دینے میں حصہ لیا۔

۸ مارچ لنڈن - سرجارج برڈوڈ نے لنڈن کمیٹی کے چیرمین ہونا ابھی قبول نہیں کیا ہے - جو کہ کلکتہ کے انٹرنیشنل نمائش کے متعلق ہے۔

۹ مارچ - سینٹ لوئیس - مسوری اتھلیٹک کلب کی ۸ منزلہ عمارت آگ سے جل گئی اور سخت نقصان ہوا ۱۰۰ آدمی کھو گئے ہیں اور ۷ لاشیں بازاروں میں پائی گئیں ہیں نقصان دس لاکھ کا ہوا ہے۔

۹ مارچ ڈیڑھ ہزار باغیوں نے آنٹا سیلا پر اتحادیوں کو شکست دی - اتحادی ٹامپیکو کو واپس جا رہے ہیں جہاں کہ امریکن برٹش و جرمن جنگی جہاز جلدی سے جا رہے ہیں۔

۹ مارچ - طہران - ایجنٹ اور سرکار میجر اوہلسن کی میم صاحبہ کو ۲۰۰۰ پونڈ دے رہے ہیں - اہل فارس کی ایک کمیٹی بھی مسٹر اوہلسن کو سویڈن میں ایک گھر دینے کے لئے چندہ کر رہی ہیں۔

۹ مارچ - لنڈن - ہز میجسٹی بادشاہ نے رائے دینے والوں کے حق کو منظور کیا - مسٹر میکمرسٹ نے کہا کہ وہ محل میں بادشاہ کے پاس وکیل لے جاوینگی - یہ خبر ہے کہ یہ ایسٹر کے موقعہ پر ہوگا۔

۹ مارچ - دہلی - سر بی ڈف کمانڈر انچیف بمبئی سے دہلی میں وارد ہوئے - پلیٹ فارم پر گارڈ آف آنر و بینڈ تھا - جہاں کہ ہز اکسیلنسی کے استقبال کے لئے ذیل کے اشخاص تھے - چیف کمشنر دہلی - ہیڈ کوارٹرس معہ جنرل المر جنرل ہنری - جنرل مسٹر دستاف میجر ہیڈن - ڈپٹی کمشنر دہلی - سٹاف ہیڈ کوارٹرس معہ جنرل المر جنرل ہنری - جنرل خشور - جنرل اینڈرسن - میرٹھ ڈویژن کے افسر سٹاف - سر ایچ کماہن - سرجن جنرل لوکس - جنرل برڈوڈ - آنریبل مسٹر مائیکل و میجر ہیٹس فوجی محکمہ - بریگیڈ جنرل مرسر انسپکٹر جنرل توپ خانہ - ملک عمر حیات خاں - کرنل مکسول و کپتان ہیبن وائسریگل لاج سے اور دہلی اور بڑے افسر جو کہ دہلی میں متعین تھے - ہز اکسیلنسی کمانڈر انچیف کے ساتھ گاڑی میں یہ اشخاص تھے - سرمری بیک - سٹاف کے چیف - کرنل آر - ایس - ٹی سکاٹ کپتان ریچولڈ - کپتان ورنن - و بردس - جبکہ گاڑی اسٹیشن پر پہونچی تو قلعہ سے سلامی ہوئی - ہز اکسیلنسی بوجب ڈبّٹ گاڑی سے اُترنے کے بعد جنرل اینڈرسن سے ملے اور فوراً گارڈ آف آنر کا ملاحظہ کرنے تشریف لے گئے - واپس آکر تمام اعلیٰ افسران سے ہاتھ ملایا - ہز اکسیلنسی کمانڈر انچیف معہ کرنل مکسول و کپتان ہیبن کے وائسریگل لاج کو موٹر میں تشریف لے گئے - جہاں کہ ہز اکسیلنسی اس وقت ہیں۔

۹ مارچ - دہلی - ہز اکسیلنسی وائسرائے و لیڈی ہارڈنج معہ مسٹر ریمتون - مس ریچ و سٹاف کے میرٹھ سے واپس آگئے ہیں۔

راجہ سر ہرنام سنگھ و لیڈی ہرنام سنگھ و بی بی امرت کور آج صبح دہلی تشریف آور ہوئے ہیں۔

۱۰ مارچ بمبئی - ہز اکسیلنسی لیڈی ہارڈنج کے بمبئی میں تشریف آوری کا انتظام ابھی تک پورا نہیں ہوا ہے - ہز اکسیلنسی لیڈی ہارڈنج ۲۰ ماہ حال جمعہ کی صبح کو وکٹوریہ ٹرمینس پہونچینگے - اور اس روز ٹاؤن ہال میں دوپہر کو بمبئی میونسپلٹی کی طرف سے ایک درس دیا جاویگا - درس تیار ہو گیا ہے - اور ایک نقرئی صندوق کا بھی بندوبست ہو گیا ہے - میونسپلٹی بمبئی کی طرف سے پہلے یہ تجویز تھی کہ ہز اکسیلنسی وائسرائے و ہز اکسیلنسی گورنر بمبئی کو ڈنر کے لئے دعوت دیں - لیکن ہز اکسیلنسی لارڈ ہارڈنج اس کو منظور نہ کرسکے - اس کی جگہ کل رات کو ہز اکسیلنسی لارڈ ولنگڈن کو ایک میونسپل ڈنر دیا جائیگا - ۲۰ ماہ حال کو دوپہر کے وقت گورنمنٹ ہاؤس میں ایک گارڈن پارٹی دی جاوے گی - اس کی دعوتیں ہو چکی ہیں - ۲۱ ماہ حال سنیچر کی صبح کو ہز اکسیلنسی وائسرائے نئی گھاٹ کا افتتاح فرماوینگے - اور دوپہر کو ہز اکسیلنسی لیڈی ہارڈنج انگلستان کے لئے روانہ ہونگی۔

۱۰ مارچ - لنڈن - سر ایڈورڈ گرے نے ہاؤس آف کامنس میں یہ اشتہار دیا کہ مسٹر ویسکیل اس بنا پر رہا کئے گئے ہیں - کہ وہ پھر اور تحقیقات کے لئے واپس جاوینگے۔

۱۰ مارچ مدراس - لفٹنٹ کرنل آر - جے مکنامرا آئی - ایم - ایس جیلخانے کے انسپکٹر جنرل مدراس ۹ مئی سے ۹ ماہ کی رخصت پر جاتے ہیں۔



ایڈیٹوریل نوٹس

راستباز ایمان ہی سے جیئگا

ایمان کی راستبازی

کلام کے پڑھنے سے بخوبی واضح ہوتا ہے کہ ہر ایک شخص کی نجات راستبازی ہی کے ذریعہ سے ہوتی ہے۔ اسی واسطے خداوند مسیح نے فرمایا ہے کہ نہ ہر ایک جو مجھے خداوند خداوند کہتا ہے آسمان کی بادشاہت میں داخل ہوگا۔ مگر وہی جو میرے آسمانی باپ کی مرضی پر چلتا ہے یعنی خدا کی مرضی پر چلنا ہی وہ ذریعہ ہے جس سے انسان نجات پا سکتا ہے۔ اور یہی مطلوبہ راستبازی ہے لیکن سوال یہ ہے کہ یہ راستبازی کس کی راستبازی ہے؟ کیا انسان کی اپنی یا خدا کی؟ مسیح خداوند کے مذکورہ بالا قول سے ظاہر ہے کہ وہ راستبازی "خدا کی مرضی پر چلنا ہے"۔ اور خدا کی مرضی کیا ہے؟ خداوند مسیح نے اس سوال کا بھی جواب بڑی وضاحت کے ساتھ دیدیا ہے۔ اور فرمایا ہے کہ "میرے باپ کی مرضی یہ ہے کہ جو کوئی بیٹے کو دیکھے اور اُس پر ایمان لائے ہمیشہ کی زندگی پائے۔ اور میں اُسے آخری دن پھر زندہ کروں"۔ (یوحنا ۶: ۴۰) یہاں سے ظاہر ہے کہ ہمیشہ کی زندگی کی شرط "بیٹے کو دیکھنا اور اُس پر ایمان لانا" ہے۔ اسی کو دوسرے الفاظ میں "ایمان کی راستبازی" کہا ہے۔ جیسا کہ پولوس رسول فرماتا ہے کہ "غیر قوموں نے جو راستبازی کی تلاش نہ کرتی تھیں۔ راستبازی حاصل کی یعنی وہ راستبازی جو ایمان سے ہے"۔ (رومی ۹: ۳۰) مقابل میں اُس راستبازی کے جس کی تلاش اسرائیل نے کی۔ اور اُس تک وہ نہ پہنچے۔ اس لئے کہ انہوں نے ایمان سے نہیں۔ بلکہ گویا اعمال سے اُس کی تلاش کی"۔ (ایضاً آیت ۳۲) پس ظاہر ہے کہ راستبازی دو طرح کی ہے۔ ایک جو ایمان سے پیدا ہوتی ہے۔ اور دوسری جو اعمال سے آ پہنچتی ہے۔ اعمال سے جو راستبازی تلاش کی جاتی ہے۔ وہ دستیاب نہیں ہو سکتی مگر جو راستبازی ایمان سے ہوتی ہے اُن دونوں راستبازیوں کا بالمقابل ذکر یوں آیا ہے۔ چنانچہ موسیٰ نے یہ لکھا ہے کہ "جو شخص اس راستبازی پر عمل کرتا ہے جو شریعت سے ہے وہ اُسی کی وجہ سے زندہ رہیگا۔ مگر جو راستبازی ایمان سے ہے وہ یوں کہتی ہے کہ تو اپنے دل میں یہ نہ کہہ کہ آسمان پر کون چڑھیگا؟ (یعنی مسیح کو اُتار لانے کو) یا گہراؤ میں کون اُترے گا؟ (یعنی مُردوں میں سے مسیح کو جلا کر اوپر لانے کو) بلکہ کیا کہتی ہے یہ کہ کلام تیرے نزدیک ہے۔ بلکہ تیرے منہ اور تیرے دل میں ہے۔ یہ وہی ایمان کا کلام ہے جس کی ہم منادی کرتے ہیں کہ اگر تو اپنی زبان سے یسوعؔ کے خداوند ہونے کا اقرار کرے اور اپنے دل سے ایمان لائے کہ خدا نے اُسے مُردوں میں سے جلایا تو تو نجات پائے گا۔ کیونکہ راستبازی کے لئے ایمان لانا دل سے ہوتا ہے۔ اور نجات کے لئے اقرار منہ سے کیا جاتا ہے"۔ (رومی ۱۰: ۵ سے ۱۰) اس مقام سے روشن ہے کہ وہ راستبازی جس پر نجات کا انحصار ہے۔ اس کے لئے "ایمان لانا دل سے ہوتا ہے"۔ یعنی وہ نجات بخش راستبازی ایمان ہی کے ذریعہ سے پیدا ہوتی ہے۔ اور اُس میں دل اور زبان کا یکساں ہونا شامل ہے۔ اپنی ذاتی راستبازی جو اعمال سے پیدا ہوتی ہے۔ وہ انسان کی دسترس سے بعید اور محال ہے۔ اسی لئے ایمان کی راستبازی کی ضرورت پڑی جس کو خدا نے انسان کی نجات کے لئے مہیا کر دیا اور اسی لئے وہ "خدا کی راستبازی" کہلاتی ہے۔ کیونکہ "جو کچھ جسم کی کمزوری کے باعث شریعت سے نہ ہو سکا وہ خدا نے کیا۔ یعنی اُس نے اپنے بیٹے کو گناہ آلودہ جسم کی صورت میں اور گناہ کی قربانی کے لئے بھیج کر جسم میں گناہ کی سزا کا حکم دیا تاکہ شریعت کا تقاضا ہم میں پورا ہو جو جسم کے مطابق نہیں بلکہ روح کے مطابق چلتے ہیں"۔ (رومی ۸: ۳ و ۴)

ایمان کی راستبازی محبت کی راستبازی ہے

یہ ایمان کی راستبازی خدا کی محبت کی راستبازی ہے۔ جو ایمان کی شرط پر مفت اور محض فضل سے ملتی ہے۔ اور جس کی بنا خدا کی محبت پر ہے۔ اور اس کا حصول ایمان سے ہوتا ہے۔ چنانچہ خداوند مسیح نے صاف الفاظ میں بلند آواز سے پکار کر فرمایا ہے۔ "کہ خدا نے دنیا سے ایسی محبت کی کہ اُس نے اپنا اکلوتا بیٹا بخش دیا تاکہ جو کوئی اس پر ایمان لائے ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زندگی پائے"۔ (یوحنا ۳: ۱۶) "جو گناہ سے واقف نہ تھا اُسی کو اُس نے ہمارے واسطے گناہ ٹھہرایا تاکہ ہم اُس میں ہو کر خدا کی راستبازی ہو جائیں"۔ (۲ کرنتھیوں ۵: ۲۱) یعنی یہ راستبازی خدا کی اپنی ذاتی محبت سے پیدا ہوئی اور دنیا میں نمایاں ہوئی۔ اور اس راستبازی کا سارا سلسلہ اور انجام محض خدا کی محبت ہو۔ اس راستبازی کا مطلوب بھی محض محبت ہی ہے۔ ایمان جو راستبازی کا ذریعہ ہے۔ اُس کی ابتدا اور انتہا بھی محبت ہے۔ انسان سے یہی طلب کیا جاتا ہے کہ جس طرح باپ نے ہم سے محبت کی ہے۔ اسی طرح ہم بھی باپ سے محبت کریں۔ اور محبت اسی میں ہے۔ کہ ہم خدا سے محبت رکھیں۔ "جس کا یہ ایمان ہے کہ یسوع ہی مسیح ہے۔ وہ خدا سے پیدا ہوا ہے۔ اور جو کوئی والد سے محبت رکھتا ہے وہ اُس کی اولاد سے بھی محبت رکھتا ہے جب ہم خدا سے محبت رکھتے اور اُس کے حکموں پر عمل کرتے ہیں تو اس سے معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ خدا کے فرزندوں سے بھی محبت رکھتے ہیں۔ اور خدا کی محبت یہ ہے کہ ہم اس کے حکموں پر عمل کریں اور اس کے حکم سخت نہیں۔ جو کوئی خدا سے پیدا ہوا ہے وہ دنیا پر غالب آتا ہے۔ اور وہ غلبہ جس سے دنیا مغلوب ہوئی ہے ہمارا ایمان ہے"۔ (۱ یوحنا ۵: ۱ سے ۴) یہاں سے روشن اور مبرہن ہے کہ وہ راستبازی جس کے ذریعہ نجات ملتی ہے اور انسان راستباز ٹھہرتا ہے وہ محبت کی شریعت ہے یعنی خدا کو پیار کرنا اور اس کے لوگوں کو پیار کرنا یہی فرمانبرداری مطلوب ہے جو شریعت کی فرمانبرداری نہیں جس سے راستباز ٹھہرنا محال نہیں ناممکن ہے۔ مگر یہ محبت کی شریعت کی فرمانبرداری ہے۔ محبت کی یہ فرمانبرداری نہایت طبعی اور ذاتی ہے۔ والدین اپنے اُسی بچہ کو بہت اچھا اور نیک سمجھتے ہیں۔ جو نہایت خوشی اور اپنی ذاتی رضامندی اور محبت سے اُن کے حکم کی فرمانبرداری کرتا ہے۔ نہ کہ اس کو جو صرف ڈر کے مارے سزا سے بچ رہنے کے واسطے فرمانبردار ہوتا ہے۔ جہاں محبت ہے وہاں خوف نہیں ہے۔ اور جہاں خوف

ہے وہاں محبت نہیں ہے "محبت میں خوف نہیں ہوتا۔ بلکہ کامل محبت خوف کو دور کر دیتی ہے۔ کیونکہ خوف سے عذاب ہوتا ہے اور کوئی خوف کرنے والا محبت میں کامل نہیں ہوا۔" (۱ یوحنا ۴: ۱۸) جو لڑکا خوف کے سبب سے فرمانبرداری کرتا ہے اُس کی راستبازی اپنی مرضی کی راستبازی ہے نہ کہ والدین کی مرضی کی راستبازی۔ خوف کی راستبازی دلی راستبازی نہیں ہوتی۔ اس میں والدین کی بات پر ایمان اور ان سے محبت کا احساس یا خیال بیٹے کے اندر نہیں ہوتا۔ مگر صرف سزا کو ٹالنے کی نیت ہوتی ہے اور والدین کی عزت کا اس میں مطلق خیال نہیں ہوتا۔ اور نہ دور اندیشی کا اس کو خیال ہوتا ہے مگر صرف جسمانی اور چند روزہ یا یکلمحہ کے دکھ کو دور کرنا اس کا منشا ہوتا ہے۔ اسی محبت کی راستبازی کا اعلےٰ تصور اور کامل نمونہ خداوند یسوع مسیح تھا جس کا ہر ایک عمل فعل اور خیال اسکے اپنے جلال اور نام اور آرام کے لئے نہ تھا بلکہ باپ کے جلال کے لئے تھا۔ (یوحنا ۷: ۱۸) میں مرقوم ہے "جو اپنی طرف سے کچھ کہتا ہے وہ اپنی عزت چاہتا ہے۔ لیکن جو اپنے بھیجنے والے کی عزت چاہتا ہے وہ سچا ہے اور اُس میں ناراستی نہیں ہے۔" الغرض مسیح کی فرمانبرداری محبت اور پاکیزگی کی فرمانبرداری اور راستبازی تھی جس کو خدا نے پسند اور قبول کیا ہے۔ اور جو اس کے نمونہ پر چلتا ہے وہ بھی خدا کا پسندیدہ اور مقبول ہوتا اور اس کی خوشی اور جلال کا باعث ہوتا ہے۔

ابرہام اپنی ایمانی راستبازی سے راستباز ٹھہرے گئے

ایمان اور محبت کی راستبازی سے راستباز ٹھہرائے جانے کی نہایت قدیم اور بنیادی اور قابل تقلید نمونہ ابرہام کا ہے جو ایمانداروں کا باپ کے معزز اور ہر معنی لقب سے ملقب ہے۔ اس کی بابت پولس رسول نے بوضاحت بتا دیا ہے کہ وہ ایمان ہی سے راستباز ٹھہرایا گیا نہ کہ عمل سے جیسا کہ مسطور ہے "پس ہم کیا کہیں کہ ہمارے جسمانی باپ ابرہام کو کیا حاصل ہوا؟ کیونکہ اگر ابراہیم اعمال سے راستباز ٹھہرایا جاتا تو اُس کو فخر کی جگہ ہوتی۔ لیکن خدا کے نزدیک نہیں۔ کتاب مقدس کیا کہتی ہے؟ یہ کہ ابرہام خدا پر ایمان لایا اور یہ اس کے لئے راستبازی گنا گیا" (رومیوں ۴: ۱-۳ مقابلہ کرو پیدائش ۱۵: ۶) ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس بیان میں دو باتیں پائی جاتی ہیں یہ کہ ابرہام کا ایمان ایسا اصلی اور خالص اور صاف تھا کہ خدا تعالیٰ نے دیکھا کہ ابرہام تا زندگی وہ نہایت سنجیدہ طور پر فرمانبردار رہیگا۔ جس ایمان میں محبت اپنے پورے معراج پر ہے۔ اور خوف مطلق نہیں۔ یہ امر پیدائش ۱۸: ۱۹ سے بخوبی روشن ہے چنانچہ خداوند نے سدوم اور عمورہ کو ہلاک کرنے کے لئے اپنا جانا اس سے نہ چھپایا۔ اور اپنے جی میں کہا۔ "کیونکہ میں اس کو جانتا ہوں کہ وہ اپنے بیٹوں اور اپنے بعد اپنے گھرانے کو حکم کریگا۔ اور وہ خداوند کی راہ کی نگہبانی کرکے عدل اور انصاف کرینگے۔ تاکہ خداوند ابرہام کے واسطے جو کچھ کہ اُس نے اس کے حق میں کہا ہے۔ پورا کرے" اور اسی واسطے وہ خدا کا دوست یعنی خلیل اللہ کہلایا (یعقوب ۲: ۲۳) اگر ہمارے باپ ابرہام میں محبت کامل نہ ہوتی تو وہ ہرگز خلیل اللہ نہ کہلاتے یہی محبت تھی جس کے سبب سے وہ خدا پر ایمان لائے اور راستباز ٹھہر گئے۔ اور یہی ایمان کی راستبازی ہے جس سے تمام دنیا کے لوگ راستباز ٹھہر سکتے ہیں۔ بشرطیکہ وہ اس کو قبول کریں۔

ہمارے لئے اس سے کیا سبق نکلتا ہے؟

اوپر کے بیان اور نمونہ سے ہمارے لئے یہ سبق اور نتیجہ برآمد ہوتا ہے کہ ہم بھی اپنے باپ ابرہام کے نمونہ پر اپنی تمام زندگی بھر خالص اور بے ریا محبت ایمان خدا کی اس محبت پر رکھیں۔ جو اُس نے یسوع مسیح کے ذریعہ سے ہماری نجات کے لئے دنیا میں ظاہر کی اور ہم اپنی زندگیوں کو مسیح کی خاطر مقدس اور مخصوص کر دیں جس طرح اُس نے ہمارے لئے انسانی جسم میں آکر ذلت دکھ اور موت سہے ہم بھی اُس کے نام اور کام کی خاطر اپنی صلیب اُٹھا کر اُس کے پیرو بنیں۔ اور جس طرح مسیح کا جینا اور مرنا صرف باپ کی مرضی کو پورا کرنا تھا۔ اسی طرح ہم بھی اسی کی مرضی پوری کرنے کے لئے جئیں اور مریں اور جس طرح مسیح نے غیروں کے لئے جان دی اور لوگوں کی خدمت کے لئے جیا اور مرا اور پھر زندہ ہوا اور آسمان پر چلا گیا اسی طرح ہم بھی اپنے لئے نہیں بلکہ دنیا کے لئے جئیں۔ تاکہ دنیا کو نجات کا پیغام نہ صرف اپنے کلام اور منادی کے ذریعہ سے بلکہ اپنے نمونہ اور باہمی سلوک کے ذریعہ سے پہونچا دیں۔

خداوند کی دعا کا گھر

ملک فلسطین میں جہاں پر بیٹھ کر خداوند مسیح نے اپنے شاگردوں کو دعا مانگنا سکھایا اور دعا کا نمونہ دیا تھا۔ اس جگہ ایک نہایت خوبصورت اور نفیس گھر بنایا گیا ہے۔ اور اس کا نام خداوند کی دعا کی ہیکل ہے یہ چھوٹی سی ہیکل صاف اور سفید سنگ مرمر کی بنی ہوئی ہے۔ اور اس میں سیدھی سیدھی لمبی لکیریں کھینچی ہوئی ہیں جو مشرقی طرز کی بنی ہیں۔ اس کی تمام دیواروں اور ستونوں پر "ہمارے باپ جو آسمان پر ہے" ہر ایک معلومہ زبان میں کندہ ہے اس کے سوائے کسی اور قسم کی آرائش اور نقش و نگار اس پر نہیں ہے۔ یوں مسیح کی اس وقت کی نہایت دلکش اور نصیحت آموز موقع اور تعلیم کی یادگار اس جگہ قائم ہے۔

دعا کا جواب

کرسچن پیٹریٹ راوی ہے کہ قصور واقعہ پنجاب کے زنانہ بائیبل اور میڈیکل مشن کی لڑکیاں ان دو لڑکیوں کے لئے جب دعا کرتی رہیں جن کو اُن کی والدہ وہاں سے لے گئی تھی۔ اس طرح وہ برابر سال بھر تک دعا کرتی رہی تھیں۔ خدا نے اُن کی اس دعا کا جواب یہ دیا کہ ایک سال سے اُن کا والد ۳۰ میل سے چل کر اُن کو وہاں پھر واپس لے آیا واقعی خدا اپنے وعدہ کا سچا ہے۔ جس نے فرمایا ہے کہ "مانگو تو تمہیں دیا جائے گا۔ ڈھونڈو تو تم پاؤ گے۔ اور کھٹکھٹاؤ تو تمہارے لئے کھولا جائیگا۔"



سنجیدہ سوالات

مذکورہ ذیل سنجیدہ سوالات ہر ایک کے لئے نہایت غور طلب اور قابل عمل ہیں۔ جن سے اس کو اُس کی روحانی زندگی میں بڑی بھاری استعانت اور حوصلہ افزائی ہو سکتی ہے۔ اور نہ صرف یہی بلکہ وہ اوروں کے لئے نمونہ بننے میں تیاری حاصل کر سکتا ہے۔ ایک انگریزی چھوٹے سے ٹرکٹ سے ترجمہ کرکے ناظرین کے روحانی فائدہ کے لئے پیش کرتے ہیں۔ اڈیٹر

یہ سوالات خلوت میں پڑھنے چاہئیں۔ جبکہ کوئی اور سوائے خدا کے تمہارے پاس نہیں ہے۔

(۱) کیا تمہارے اندر ایک غیر فانی روح ہے۔ جو کہ آنے والے غیر محدود زمانے میں از حد راحت یا لابیان رنج کی متحمل ہو سکتی ہے؟

(۲) کیا تھوڑے برسوں کے بعد ہی یا شاید چند ہی دنوں گھنٹوں کے بعد تمہاری روح یا تو آسمان میں ابدی مسرت حاصل کرتی یا دوزخ میں رات اور دن ابد الآباد لابیان عذاب اُٹھاتی نہ رہیگی؟

(۳) کیا یہ امر قابل غور نہیں ہے کہ تم کہاں کو سرعت کے ساتھ دوڑے جا رہے ہو۔ اور یہ بھی کہ گنہگار اس فتوے سے جس کا وہ مستوجب ہے کس طرح بچ سکتا اور ابدی خوشی کا حصہ دار بن سکتا ہے؟

(۴) اگر تم جلد اس دنیا سے اُٹھائے جاؤ۔ یا شاید آج رات ہی کو تو بھلا تمہارے خیال میں کونسی جگہ ہمیشہ کے لئے تمہارا مسکن ہوگی؟

(۵) کیا خدا کے کلام میں واضح طور پر بتلایا نہیں گیا کہ جب تک انسان از سر نو پیدا نہ ہو یعنی کہ وہ تبدیل نہ ہو وہ خدا کی بادشاہت میں داخل نہیں ہو سکتا؟

(۶) کیا دنیا کی محبت اور اس کے لوازمات یعنی دولت۔ عشرتیں۔ لہو و لعب ہمجنسوں کی صحبت لباس یا وضعداری تم کو ان باتوں پر غور و فکر کرنے سے روکتی ہیں۔ اور اس طرح سے وہ تمہاری توجہ و خیالات میں ایسے گھر کر گئے ہیں کہ تم اس ضروری چیز کے لئے کچھ بھی فکر نہیں کرتے۔ بھلا یہ چیزیں آخرت میں تم کو کیا فائدہ دینگی؟ اُن چیزوں کا انجام موت ہے۔ رومیوں ۶: ۲۱۔ اور آدمی اگر ساری دنیا کو حاصل کرے اور اپنی جان کا نقصان اُٹھائے تو اُسے کیا فائدہ ہوگا؟ اور آدمی اپنی جان کے بدلے کیا دے سکتا ہے؟ متی ۱۶: ۲۶۔

(۷) کیا تمہارا دل دنیا کی چیزوں میں ایسا مستغرق نہیں ہو گیا کہ تم کو مسیح میں کوئی خوشی حاصل نہیں ہوتی؟ اور کیا شیطان انہی چیزوں کو استعمال نہیں کرتا تاکہ تمہیں اپنے دل خدا کو دینے سے روکے؟

(۸) کیا خدا اپنے کلام کے ذریعہ تم سے ہمکلام نہیں ہوتا۔ اور کیا وہ تم کو نہیں بلاتا تاکہ تم سنو۔ کیا اب تک تم میں وہ خواہش ہے کہ تم توجہ سے اُس کی بات سنو؟ کیا اس نے تم کو تمہاری گناہگار و مجرمانہ حالت اور اپنے اُس لا انتہا فضل کی بابت نہیں بتلایا۔ جو اُس نے اُن شخصوں پر کیا جو گناہ کے سبب تباہ ہو گئے ہیں؟ کیا اُس نے تم کو نہیں بتلایا کہ اُس نے اپنے اکلوتے بیٹے کو اس دنیا میں بھیجا کہ گناہ کے خطرناک نتائج سے بچا دے۔ اور پھر بھی کیا تم خدا کے فضل کی اُن تمام خوشخبریوں کی جو خدا نے انسان کو دی اور تمام نہایت ہی بڑے وعدوں کی بہ نسبت جو اُس نے اپنے پاک کلام میں کئے ہیں زمانے کی چھوٹی چھوٹی سی باتوں میں دلچسپی نہیں رکھتے؟

(۹) کیا خدا کی اُس برداشت نے جو اُس نے تمہارے ساتھ کی اس کی اور اُس کے فضل کے کلام کی بے قدری کرنے میں تمہیں جرأت نہیں دلائی؟ اور کیا یہ۔ یعنی وہ حقارت جو تم اُس کے اُس فضل کے پیغام کی جو اُس سے ہو تم باغیوں کو دیا کرتے ہو تمہارے فتوے کو ہزار چند بڑا نہیں دیتی؟

(۱۰) اگر تم اس طرح اُس سے کنارہ کش ہو گئے۔ تو کیا تمہارا فتویٰ سدوم و عمورہ کے فتوے سے سنگین تر نہ ہوگا؟ انہوں نے تو خدا کے اختیار کی حقارت کی۔ لیکن تم نہ صرف اس کے اختیار ہی کی بلکہ اُس کی محبت کی بھی تحقیر کرتے اور اُس کو باطل کر دیتے ہو۔ افسوس! افسوس! "عدالت کے دن سدوم کے علاقے کا حال تیرے حال سے زیادہ برداشت کے لائق ہوگا"۔ متی ۱۱: ۲۴۔

اِن سوالات پر مراقبہ

اے پیارے دوست اگر تمہاری ضمیر تمہارے برخلاف شہادت دیتی ہے۔ اگر وہ بتلاتی ہے کہ یہ سوالات تم پر ٹھیک اور صفائی سے عاید ہوتے ہیں یعنے خود تم پر تو خبردار ہو کہ تم نے اپنی روح کی خلاصی بتاؤ تفتیش ایک زیادہ مناسب موقعہ آنے کے غور و پرداخت کرنے سے اپنے دل کو کیسا سخت کیا ہے۔ شیطان تم کو کہیگا کہ ابھی تو وقت بہت ہے۔ لیکن ہم تم سے آسمان کی مبارک حالی عوض گے ابدی عذابوں خدا کے بے غایت فضل تمہاری غیر فانی روح کی لا انتہا قدر اور ہولناک یقین کا واسطہ دے کر تم سے التماس کرتے ہیں کہ تم اپنے گناہوں میں مرو گے تو تم ہمیشہ کے لئے کھوئے گئے۔ کوئی چیز تم کو اُس آگاہ کنندہ اور نجات بخش کلام جو کہ ہم ان چند سطروں میں خدا وند یسوع کے نام سے تمہیں لکھتے ہیں غافل رہنے کی ترغیب نہ دلوے۔ ہو سکتا ہے کہ فضل کے خدا کی طرف سے یہ تمہارے لئے اخیری پیغام ہو۔ آہ تو آج ہی۔ اسی گھڑی اور اسی لمحے میں خدا کی طرف پھرو۔ اپنے آپ کو اس کی موعود عقل پیش دو۔ اُس سے کہو کہ جب تک ہمیں برکت نہ دیگی۔ ہم تجھ کو نہیں چھوڑ دینگے۔ اس کو کہو کہ ہم مشتاق ہیں اُس کے وعدوں کا واسطہ دو کہ وہ اُن کا جواب جو سچائی اور صاف باطنی سے مانگتے ہیں دیوے۔ اپنے دل کی سرد مہری سے بے دل نہ ہو جاؤ۔ ممکن ہو کہ تمہارا دل سرد سخت اور مغرور یعنے بے پرواہ نہ پیار کرنے والا گناہگار و مردہ ہو جائے۔ لیکن ایمان سے مسیح کے پاس آؤ۔ اور خدا روح القدس کے ذریعہ اس کو نرم مطیع۔ متبدل اور پھر زندہ کرے گا۔

مگر تم نے کبھی اب تک مناسب سنجیدگی سے دعا نہیں کی تو اب شروع کرو۔ اور یسوع مسیح کے وسیلے خدا سے مانگو کہ وہ تم کو روح القدس کے ذریعے فضل بخشے کہ تم سنجیدگی سے اپنی غیر فانی روح کی نجات کی بابت سوچو۔ یعنے کہ تم اپنے آپ کو اُس کی نظر میں گناہگار سمجھو۔ اور خداوند یسوع مسیح پر کہ وہ تمہارا نجات دینے والا ہے۔ بھروسہ کرنے کے لائق ہو تاکہ تم اُس آنے والے غضب سے بچائے جاؤ۔ اور اس کی ابدی بادشاہت کے وارث بنائے جاؤ۔

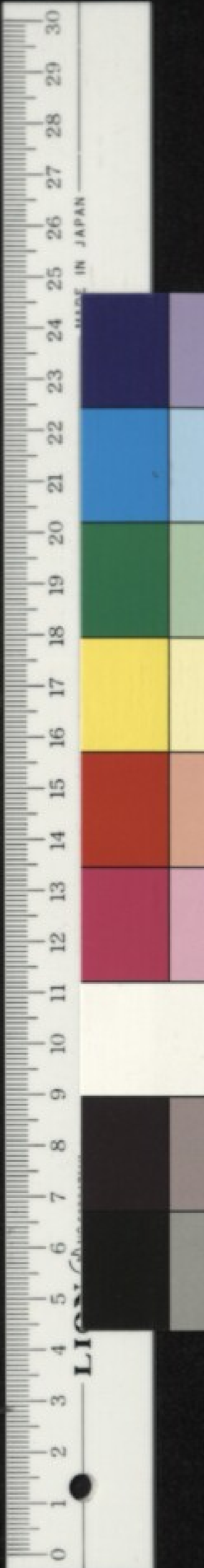
ہندوستان میں تعلیمی حالت

ہمارے ہندوستان میں جہاں ترقی

گے اور سامانوں کی قلت اور اُن سے بے پرواہی ہو رہی ہے۔ وہ کسی سے مخفی نہیں ہے۔ اور ہمیں کیا مادی اور کیا روحانی طور پر اس گری ہوئی حالت کو دیکھ کر بہت افسوس ہوتا ہے۔ اس افسوسناک حالت کا خاکہ چند اوراق میں کھینچنا بڑا دشوار ہے۔ لیکن اگر ہم صرف تعلیمی حالت ہی پر غور کریں اور وہ بھی اس کے متعلق محض اعداد و شمار پر ہی تو اس حالت کی حقیقت کو سمجھنے میں غالباً کچھ وقت نہ پیش آئیگی۔ یہ امر ذیل کے بیان سے جو اخبار الفضل سے لیا گیا ہے واضح ہو جائیگا کہ ہندوستان میں خواندہ لوگوں کی تعداد ۶ و ۷ فیصدی کے درمیان ہے۔ جبکہ اس کے مقابل میں قریباً تمام دیگر ممالک میں جہاں ابتدائی تعلیم مفت بھی ہے اور لازمی بھی اُس سے بہت بڑھ چڑھ کر حالت عمدہ ہے۔ مگر یہاں نہ مفت ہے اور نہ لازمی۔ اب اگر کل آبادی پر بحساب اوسط غور کیا جاوے اور یہ دیکھا جائے کہ زیر تعلیم لوگوں کی کیا باہمی مناسبت ہے۔ تو معلوم ہوتا ہے کہ امریکہ میں اُن کی تعداد ۲۰ فیصدی ہے۔ انگلستان میں ۱۸ فیصدی سے زیادہ جرمنی میں ۱۶ سے زیادہ فرانس میں ۱۵ فیصدی۔ جاپان میں ۱۱ روس میں ۵ اور ہندوستان میں ۲ فیصدی ہے اور اگر تعلیمی اخراجات پر غور کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ امریکہ میں ۱۲ روپیہ فی کس۔ انگلستان میں ۱۰ روپیہ ۸ ر جرمنی میں ۵ روپیہ ۸ ر فرانس میں ۴ روپیہ ۲ ر جاپان میں ۱۲ ر روس میں ۱۰ ر اور ہندوستان میں صرف ۲ ر فی کس خرچ ہوتا ہے۔ مزید براں یہ امر قابل غور ہے کہ قبل ازیں ۴۰ برس ان سارے ممالک کی حالت ان کی ابتدائی تعلیم کے لحاظ سے ہندوستان سے گری ہوئی تھی لیکن پچھلے ۴۰ سالوں میں جو ترقی علوم میں انہوں نے کی ہے۔ وہ قابل رشک و تقلید ہے۔ اوپر کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ تعلیمی حالت میں امریکہ اول درجہ پر اور ہندوستان آخری اور ردی حالت میں ہے۔ جو نہایت ہی قابل افسوس امر واقعہ ہے۔ اہل ہند کو اس جانب زیادہ غور کرنا چاہئے۔

سلف سپورٹ

ہمارے معزز ہمعصر مسیحی تجلی نے اپنے فروری کے نمبر میں سلف سپورٹ پر دو چھوٹے چھوٹے نوٹ لکھے ہیں جو نہایت مفید ہیں۔ اُن میں اُس نے واضح کر دیا ہے۔ کہ سلف سپورٹ صرف نام ہی نام ہے اور بس۔ سب سے بڑا مزیدار فقرہ یہ ہے کہ "اگر سلف سپورٹ ہے تو مشنریوں کی طفیل ہے"۔ اس کے کیا معنی؟ شاید اس کے معنی یہی ہونگے کہ جس کو چاہیں مشنری سلف سپورٹ کر دیں یا سلف سپورٹ ہو جانے کا موقعہ دیں۔ اور جس کو چاہیں نہ کریں اور نہ دیں۔ غرضیکہ ہمارا سلف سپورٹ ہونا اور نہ ہونا بھی انہیں کے اختیار اور مرضی پر منحصر ہے۔ مسلمان مولویوں اور ہندو پنڈتوں سے مسیحی منادوں پادریوں اور کارندوں کا باہمی مقابلہ کرتے ہوئے آپ لکھتے ہیں "لیکن مسیحیوں میں یہ حالت؟ یعنی مسلمانوں کے مولوی اور ہندوؤں کے پنڈت اگرچہ مسلمانوں اور ہندوؤں سے علی الترتیب پرورش اور عزت پاتے اور انہیں سے اُن کا گذارہ اور سہارا ہے تو بھی وہ بالکل آزاد اور واقعی سلف سپورٹ ہیں۔ مگر مسیحیوں میں یہ حالت دگرگوں ہے۔ مشنری صاحبان بجائے خادم ہونے یا کہلانے کے ماں باپ اور حاکم سمجھے جاتے ہیں۔ اور جماعتیں عموماً اُن کی دست نگر ہوتی ہیں۔ بچوں کی تعلیم کے لئے وہ مشنریوں کے محتاج ہیں۔ روزگار کے لئے وہاں سے مدد کے متوقع ہیں۔ دیگر دنیوی فوائد کی اُمید انہیں سے ہے۔ سرکاری مقامات میں مدد انہیں سے ملتی ہے۔ زمینوں وغیرہ کا حصول اُن کی رضامندی پر موقوف ہے۔ الغرض مسیحیوں کا رشتہ مشنریوں کے ساتھ ایک ایسی انوکھی قسم کا ہے جو مولویوں اور پنڈتوں کو اپنے لوگوں کے درمیان حاصل نہیں"۔ یہ بالکل درست ہے۔ اور ہمارے خیال میں اس رشتہ کو توڑنا اور مولویوں اور پنڈتوں کا سا رشتہ پیدا کرنا ہی سلف سپورٹ ہونا ہے۔ ہمارے ہمعصر نے ایک لپٹی ہوئی عبارت میں اس مسئلہ کا حل کر دیا۔ اور بتا دیا کہ اگر ہندوستانی مسیحی سلف سپورٹ ہونا اور مشنری صاحبان ہندوستانی مسیحیوں کو سلف سپورٹ کرانا چاہتے ہیں تو اس رشتہ کو توڑنے اور مولویوں اور پنڈتوں والے رشتہ کو بحال کرنے کی کوشش اور تدابیر کریں اور ہندوستانی مسیحی اور مشنری صاحبان مل کر نیک نیتی سے اُن تدابیر کو عملی جامہ پہنائیں۔ اگر مسیحی چاہیں اور کوشش کریں اور مشنری لوگ نہ چاہیں اور کوشش نہ کریں تو اس رشتہ کا ٹوٹنا اور دوسرے رشتہ کا آغاز اور استحکام ہونا نہ صرف محال ہی ہے بلکہ ناممکن ہے۔ اور اسی سبب سے مسیحی اُس طرز عمل پر مصر ہیں جس کا ذکر ایڈیٹر مسیحی تجلی نے کر دیا۔ اور آگے بس ان الفاظ میں ذکر کرتا ہے کہ "اگر چندہ دیا جاتا ہے تو مشنری صاحبان کی خوشنودی کے لئے۔ اگر عبادت میں شریک ہوتے ہیں تو انہیں کی تحریک سے۔ اگر سلف سپورٹ ہے تو انہیں کے طفیل سے اگر کلیسیائی انتظام ہے تو اُن کی مہربانی سے۔ دیسی خادمان دین کی عزت اسی قدر مسیحیوں کے درمیان ہے جس قدر کہ وہ خادم دین مشنری صاحبان کی نظر میں چڑھا ہوا ہے۔ ایسی صورت میں حقیقی سلف سپورٹ کا ہونا تقریباً ناممکن ہے"۔ نہیں صاحب۔ بالکل ناممکن ہے۔ بھلا تقریباً ناممکن بھی کوئی امر ہوا کرتا ہے؟ جو امر تقریباً ناممکن کہا جاتا ہے وہ جیسا کہ آپ کا خیال مذکورہ بالا الفاظ سے ظاہر ہوتا ہے محال ہوتا ہے۔ مگر ناممکن اس سے بڑھ کر قاطع اور زوردار لفظ ہے۔ اور ہم کہیں گے کہ سلف سپورٹ کا ہونا ناممکن ہے۔ یہ حالت نہایت ہی افسوسناک اور مایوسی کی ہے اور اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہندوستانی مسیحیوں کا تو اس موجودہ حالت میں نہ دین ہے نہ دنیا۔ یا دوسرے الفاظ میں ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ ہندوستانی مسیحیوں کی دینی اور دنیوی ہر دو بہبودی صرف مشنریوں کے ہاتھ میں ہے۔ یہ کیسی جگر خراش اور پر درد حالت کا نظارہ ہے۔ کیا ہندوستانی مسیحی اور مشنری صاحبان اس ناگفتہ بہ حالت کے سنوار کا کوئی تدارک نہیں کرینگے؟ اور اگر کرینگے تو وہ کیا ہے؟ وہ ہمارے ہمعصر کے الفاظ میں یہ ہے کہ "جوں جوں جماعتوں کی تعداد اور طاقت بڑھتی جائیگی"۔ ہمارے خیال میں تعداد کی بہ نسبت جماعتوں کی طاقت بڑھانے کی کوشش کرنی چاہئے اور یہ کام بغیر اتفاق اور متحدہ کوشش کے ناممکن ہے"۔ اور مشنری صاحبان اپنا ہاتھ کھینچتے جائینگے"۔ نہ صرف کھینچتے جائینگے بلکہ لوگوں کو قابل سلف سپورٹ بنا کر انکو بننے کا موقعہ اور سامان دے کر ہاتھ کھینچیں۔ اگر سہارا دے کر ہاتھ کھینچا نہ جائیگا تو دیسی مسیحی ہرگز سلف سپورٹ نہیں ہو سکتا۔





اور اگر ایسا ہی کرنا ہے تو بہتر ہے کہ یکلخت ہاتھ کھینچ لیں۔ تاکہ سرکاری کو بھی خود اپنا تدارک کرینگے۔ کیونکہ ضرورت ایجاد کی ماں ہے۔ چہ تدل چیٹ آت دل راہ کا معاملہ ہو جاوے گا۔ ابھی تو ایسے سہارے اور بھروسے نے مسیحیوں کو کاہل اور صرف آدمی ہی پر بھروسہ رکھنے والا بنا دیا ہے۔ اُس وقت خدا پر بھروسہ رکھنے والے بن جاوینگے۔ اور جس قدر انکو تکلیف اور ضرورت ہوگی۔ سی قدر جماعتیں اپنی فکر کرنے لگیں گی اور اپنے خادمان دین کے گذارے کے لئے بھی سب سے پہلے اپنے اور پھر ساتھ ہی اُن کے گذارہ کے لئے سامان بہم پہنچانے کی کوشش کرینگی"۔ کیونکہ یہ تو ظاہر ہے کہ جب کوئی اپنا ہی گذارہ خود نہیں کر سکتا تو اپنے خادمان دین کے گذارے کی فکر کیا کر سکتا ہے۔ ہماری دانست میں اپنے مبصر کے نوٹ پر اسی قدر ریویو کرنا ہی کافی ہے۔ تاکہ ہندوستانی مسیحی خدا ہو کر جانبازی اور کوشش کریں۔ یاد رکھیں کہ خدا اسی کی مدد کرتا ہے جو اپنی مدد آپ کرتا ہے۔ نہ زمانہ بتو نہ سازد تو بزمانہ بساز۔ خدا پر بھروسہ کرکے خداوند کے اس قانون اور ہدایت پر دل و جان سے عمل کرو۔ "مانگو تو تمہیں دیا جائیگا۔ ڈھونڈھو تو پاؤ گے۔ دروازہ کھٹکھٹاؤ تو تمہارے واسطے کھولا جائیگا۔ کیونکہ جو کوئی مانگتا ہے اُسے ملتا ہے اور جو ڈھونڈھتا ہے وہ پاتا ہے۔ اور جو کھٹکھٹاتا ہے اُس کے واسطے کھولا جائے گا"۔

---

۵۰۰ میل کے فاصلے سے بانسری کی آواز سنائی دی

امریکہ کا ایک ہی اخبار دی پریسبٹیرین نامی اپنے ایک تازہ نمبر میں یہ حیرت افزا خبر دیتا ہے۔ کہ جرمن سٹیمر ہانسلس کے کپتان شمیت نے بے تار کی ٹیلیفون اور ٹیلیگراف کے ذریعہ ایک عجیب و غریب خبر دی ہے۔ کہ جب میں کلکتہ اور سیلون سے فلاڈلفیہ کو روانہ ہوا تو میں نے سینٹ میکائیلس میں جو سالنفیلس سے ۲۹۵ میل دور تھا ایک بانسری بجنے کی صاف آواز سنی۔ ۲۹ ستمبر کو بے تار کی تار برقی کے کارخانہ کے مہتمم بلیسیر نے کپتان شمیت اور چیف افسر لیپ کی توجہ اس امر کی طرف منعطف کی کہ کوئی شخص بانسری بجا رہا ہے۔ اس کی آواز اور راگ بلیسیر اور چیف افسر لیپ ہر دو کو بڑی صفائی اور خوبی کے ساتھ سنائی دے رہے تھے۔ چونکہ سب سے زیادہ نزدیک کا مقام ایزو رجزائر صرف ۵۰۰ میل دور ہے۔ وہاں کے سارے لوگ بخوبی جانتے تھے کہ یہ راگ کہاں سے آتا ہے۔ یہ خبریں آوازیں برابر آ رہی تھیں۔ اسی وقت ایک بے تار کی خبر ایزو رجزائر کے دار الخلافہ سینٹ میکائیلس کو بھیجا گیا۔ وہاں سے جواب آیا کہ وہ ایک قومی تعطیل کا دن تھا۔ اور جو آدمی بانسری بجا رہا تھا وہ "گاڈ سیو دی کنگ" بجا رہا تھا۔ جو بے تار کی تار برقی کے سامان سالنفیلس میں موجود تھے۔ وہ تلفونکسن کی وضع کے ہیں جو عملی طور پر ٹیلیفون اور بے تار کی ٹیلیگرافی کا مجموعہ ہے۔ اُس میں آواز خواہ کتنی ہی دور سے کیوں نہ ہو اس کے سُن لینے میں کچھ دقت نہیں ہوتی۔

کثیر الاولاد خاندان

ہندوؤں کی کتابوں میں قصے کہانیاں اکثر مطالعہ سے گزرتی رہتی ہیں کہ قدیم زمانہ میں فلاں شخص کے سو بیٹے بیٹیاں تھیں یا فلاں شخص کے ایک سو ایک۔ مگر یہ ساری باتیں افسانہ اور مبالغہ تصور ہوتی تھیں لیکن سنا جاتا ہے کہ حال ہی میں ایسے اشخاص دنیا میں موجود ہیں جن کے ساٹھ ستر بیٹے بیٹیاں آج موجود ہیں چنانچہ کہتے ہیں کہ سکاٹ لینڈ میں ایک جولاہا ہے جس کے ۶۲ بچے ہیں قبل ازیں وہاں کے ایک باشندے کے ہاں ۶۹ لڑکے لڑکیاں پیدا ہو چکے ہیں۔ جن کی پیدائش کا حال بھی عجیب و غریب ہے کہ یہ سب ایک ہی مرد اور عورت کے بچے ہیں۔ اس کی بیوی نے چار مرتبہ چار چار بچے جنے۔ سات بار تین تین۔ سولہ دفعہ دو دو۔ اور باقی ایک ایک۔

مراسلات

مسیحی میلہ

کنونشن کی طیاری اور روحانی بیداری

مورخہ ۲۸ فروری و یکم مارچ ۱۹۱۴ء بمقام قصبہ بہاسپور ضلع سہارنپور۔ انجیل جلیل کے وہ ایلچی جو مقامات بیہٹ۔ مجرد۔ ناگل۔ رامپور اور سہارنپور میں بشارت کرتے ہیں۔ خوش نصیبی کے حسن انتظام اور انصرام کے واسطے فراہم رہے۔

معزز ناظرین کی دلچسپی اور حوصلہ افزائی کیلئے چند باتیں ذیل میں مرقوم ہیں۔ اول "یہ خداوند کی روح کا کام ہے۔ نہ زور سے نہ توانائی سے بلکہ میری روح سے رب الافواج فرماتا ہے"۔ مختلف مقامات اور اطراف سے جملہ مسیحیاں ایک ہی ریل گاڑی سے دوپہر کو اسٹیشن پر اُترے۔ اُن میں سے ہر ایک حمد اور تعریف بیچ پر اور خوشی سے معمور تھا۔ پر خادم لنگیا (خادم بنا مشکل ہے) ترخادم الدین بننا کس قدر مشکل ہے۔ تاہم لیکن اُس نے اپنے آپ کو نیچ کیا کہ خادم کی صورت پکڑی اور انسان کی شکل بنا لیکن میں تمہارے درمیان خادم کی مانند ہوں"۔

مقام مقصود پر پہنچ کر اول خداوند کو سجدہ کیا پھر دعائی چینا کھایا۔ ازاں بعد کانفرنس کے کام میں معروف ہوئے۔ میز کرسی۔ فرش وغیرہ کی مطلق پرواہ نہ کی۔ ہرچند کہ کسی قدر سامان مہیا کیا ہوا تھا۔

دوم۔ کانفرنس کے اختتام پر کسی نے سیر بینی یا اسکام کی خواہش نہ کی۔ فوراً اپنے ساز و سامان لیکر باہر نکل آئے۔ ٹھاٹ سجھتے سجھے بھجن منڈلی کی خوش الحانی اور نغمہ سرائی نے ایک بڑی بھیڑ کو اکٹھا کر دیا۔ اسی موقعہ پر دسگے۔ ڈف ڈھول۔ تاشے لیکر غریب مسیحیوں کی چھوٹی جماعت آ موجود

ہوئی جو انتظار کر رہی تھی۔ کہ کب موقعہ ملے اور ہم بزرگوں سے جا ملیں پادری خیالی رام صاحب نے خوشی کو قبول کیا اور اپنے ساتھ فرش پر بٹھالیا۔

ہر مسیحی متنفس نجیل کی شفابخش قدرت سے اس قدر معمور تھا کہ جیسا ایک پیغمبر نبوت کرتا تھا تو سب کے سب ایسے جوش سے ایسے مغلوب تھے کہ سامعین میں سے کسی کو جرات نہ ہوتی تھی کہ اپنا منہہ کھولے۔ خداوند یسوع مسیح اس صورت میں پیش کیا جاتا تھا کہ گویا مسیح قیامت اور عدالت کے لئے منہہ اور منظر صورت میں دکھائی دے رہا ہے۔ اور ہمارے منجی کے دشمن جنہوں نے اپنے بیہودہ اعمال اور ناپاک زندگیوں سے اُسے چھید ڈالا چھپتے پھرتے ہیں۔

کہتے ہیں کہ شرابی جب مخمور ہوتا ہے تو اپنی قوت اور اختیار کو قیصر اور بادشاہ کی قوت اور مرتبہ سے ہرگز کم تصور نہیں کرتا۔ پر ہم نے اس موقعہ پر دیکھا کہ جب پادری ویلٹی صاحب کے منہہ سے نجات بخش کلام کا دریا شدت و طغیانی سے بہ رہا تھا تو ایک شرابی نشہ کے غلبے میں ہاتھ جوڑے کھڑا رہا۔ اسے بیٹھنے کے لئے بار بار کہا گیا۔ پر عجیب خوف و سکون اُس پر طاری تھا۔ گویا کہ اُس کے منہہ کو کسی نے سی دیا ہے۔ اور اعضائیسہ کو کس کر باندھ رکھا ہے۔ عجب سماں اور عالم بندھا تھا۔ گانے اور بجانے والے بھی ایک داؤد سا بنکر اپنے آپ کو ضبط نہ کر سکتا تھا۔ ایک ولولہ ہوکر بار بار لڑکے جے جے بولو پربھو یسوع مسیح کی جے" کے نعرے بلند کرتے ہوئے قصبہ کے دوسری سمت مقامی پریچر کے گھر تک پہنچ گئے۔ جہاں ہندو عورتوں نے اپنے خانگی کاموں کو بند کر دیا اور پربھو یسوع مسیح کی جے قصبہ کی دوسری جانب سے بار بار کھانا کھانے کو بلا رہے تھے پر کون سنے جبکہ تیار کھانا یہ ہے کہ اپنے بھیجنے والے کی مرضی بجا لاؤں اور اس کا کام پورا کروں"۔ چنانچہ کھانا کھانے گئے کھڑے بیٹھے چلتے اسی طرح سے کھایا جیسے کہ مصر سے رہائی پاتے وقت خدا کے شہزادوں نے کھایا تھا۔ فوراً کوٹھی کے اوپر سے کمرے میں کونسل فراہم ہوگئی۔ اور نیچے کے ہال میں بھجن

مشغلی سرود میں مشغول ہوئی۔ اور محمد وسیاپس کے تخت کو اوپر اٹھا گئی رہی حتی کہ تیسری پارٹی غریب مسیحیوں کی اجری میں بشارت کرتی رہی۔ نصف رات گذر گئی۔ "جسم سونے کا تقاضہ کرتا ہے پر روح بیدار اور طیار ہے"۔

مذکورہ بالا صرف پاک روح کے اس دن کے کام ہیں جو بڑا سبت کہلاتا ہے۔ اور جس دن ۲۴ فروری گنی جاتی ہے پر منجی کے جی اُٹھنے کے دن یعنے اتوار کے دن کی کیفیت کون بیان کریگا۔ کیونکہ دیکھنے والے اور محسوس کرنے والے تو ہیں۔ پر قوت گویائی و تحریر نہیں۔

ریوایول

ریوایول اگر روحانی بیداری کو کہتے ہیں تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ یکم مارچ کو ایک بڑا ریوایول قصبہ رام پورہ میں ہوا۔ سبب اس کا یہ تھا کیونکہ خداوند یسوع مسیح کے ایلچی بیدار تھے۔ تاکہ ساکنان قصبہ کو بیدار کریں۔ غنودگی اور نیند کے پہلوانوں کو سویا ہوا کہا جائیگا چونکہ ہفتہ کے پہلے دن خداوند یسوع مسیح زندہ ہوا پس اُس نے روحانی ابدی اور جلالی زندگی کو اپنے مومنین کے خاکی خیموں میں عجیب طرح سے نمایاں کیا۔ کثرت کی زندگی۔ بہتی ہوئی زندگی۔ پاک اور پُر محبت زندگی۔ یوحنا ۵: ۲۴-۲۶ و ۱۰: ۱۰ "میں آیا ہوں تاکہ وے زندگی پائیں اور کثرت سے پاویں"۔

صبح کی دعا کے بعد نگر کیرتن ہوا۔ سب سے آگے جھنڈا اُن کے پیچھے باجے والے اور اُن کے پیچھے پچاس وواعظ۔ گرد و پیش بچوں اور بالغوں کا ہجوم۔ یہ جلوس ہر چالیس و ساٹھ قدم کے بعد ٹھہر جاتا۔ نرسنگوں کا پھونکنا۔ گیتوں کا گونجنا وعظوں کا ہونا۔ دل کو بھاتا اور روحوں کو بھاتا تھا جبکہ گرجا کی چوپال کے سامنے انسان کی گنہگاری اور خداوند کی محبت کا اعلان کر کے جب جلوس آگے بڑھنے لگا تو سامعین اور ناظرین نے رنج ظاہر کیا۔ جب چماروں کے محلہ میں جلوس گیا کہرام مچ گیا۔ آدمیوں سے عورتیں چوگنی اور بچے شش گنے۔ اس موقعہ پر پادری ویلٹی صاحب نے خداوند مسیح کا وہ پیار دکھایا جو وہ چھوٹے بچوں اور غریبوں پر ظاہر کرتا رہا۔ جب محمدی آبادی میں جلوس گذرا۔ تو محمدی مذہب کے پروفیسر پادری خیالی رام

نے بڑی وضاحت اور اقتدار سے خداوند یسوع مسیح کو قرآن میں دکھایا کہ وہ روح اللہ کلمتہ اللہ و روحانی و منجی بھی ہے۔ اس جگہ ایک مولوی نے کوشش کر کے چند لوگوں کو پردوں میں دھکیل دیا۔ پر اگلے محلہ کے محمدی زیادہ شریف تھے۔ کیونکہ نہایت سنجیدگی اور توجہ سے سنتے رہے۔ میر محلہ اور رئیس مولوی احمد کے محل کے چاروں طرف وعظ کئے گئے باجے بجائے گئے۔ جے جے کار بولی گئی پر آپ دروازے سے باہر نہ آئے اور اپنے دل کو مضبوطی سے مقفل کیا۔ لالہ سندر لعل کے محل کے دروازے پر آئے تو مسٹر سندر سنگھ نے خداوند کے دیہات کا بیان کر کے سب کو دعوت دی۔ سناتن دھرم کے کوچے میں منادی کرتے ہوئے محلہ کانستان میں جا نکلے جہاں حکیم گوبند سرن کھل گئے۔ پر جس وقت کہ پنڈت وید فیسر پادری بی بی رائے صاحب کھل گئے اور گویا کہ پرش سکت کو بابن سنسکرت سے گا کر سنایا۔ اُس ہی لہجہ میں جیسے منتریوں کا سچا اوپاسک اگر وہ سمجھتا ہے۔ اور پھر یہ ارتھ کیا کہ دیکھو پرش سکت کا رچنے والا رشی کس طرح خداوند یسوع مسیح کی بابت صاف الفاظ میں پیشنگوئی کر رہا ہے۔ جس کو عالم کے دیوتاؤں نے فدیہ کی غرض سے قربان کرنا پسند کیا۔ وہ خداوند یسوع نہیں ہے تو ہے کون؟ اور پھر یہ کہ جو پرش قربان ہوا وہی پرجاپتی دوسرے مقام سے اقتباس کر کے ثابت کر دکھایا پس وہ مکتی داتا خداوند یسوع مسیح ہے۔

جن کھوجا تن پایا گہرے پانی بیٹھ۔
مَیں بپچارا کیا کرے جو رہے کنارے بیٹھ

تھانے کے منہہ پر جب خداوند مسیح یوں پیش کیا گیا کہ گویا وہ زیلیس اور دہلی شہر کے وارد شہر کو نجات دے رہا ہے تو سب سپاہی اور دیگر ملازمان بڑے شوق اور تپاک سے سنتے رہے۔

دوپہر کو

خصوصیت کی عبادت کے بعد محلہ غریجال میں گئے جہاں سنجیدگی و سنجیدگی اور کامل ہر تحمندی چھائی ہوئی تھی۔ پاک عشا کا دسترخوان بطریق لگا ہوا تھا۔

عبادت کی گئی۔ چندہ بائبل سوسائٹی کے لئے پانچ روپیہ ہوا۔ جو چند شریک بیٹھے تھے۔ اور تین اس وقت بپتسمہ کے امتحان



کئے گئے ۔ یہ خوشی کا موقعہ تھا کہ محلے کی عورتوں میں سے چند صاف کپڑا ہی پہن کر نہیں بلکہ خاص کر نہا دھو کر اور یک دل ہو کر عبادت میں آئی تھیں ۔ اختتام پر پاک نکاح کے لئے ایک عرض پیش ہوئی اور ایک آدمی نے بپتسمہ پانے کے لئے درخواست کی اور تیسرے شخص نے پاک عشائی شراکت کے آئندہ واروں میں اپنا نام لکھا دیا۔

چوتھے پہر

قصبہ کے رئیس اعظم لالہ چہنت رائے جینی سے درخواست آئی کہ وہ کلام سننا چاہتے ہیں ۔ گانے والے ۔ بجانے والے ۔ وعظ کرنے والے اُٹھ کے چل دیئے جب مقام مقصود پر پہونچے جہاں لالہ صاحب موصوف مع صاحبزادہ کے منتظر تھے ۔ کیرتن گیت اور بے جےکاری کے بعد پنڈت ہی ہی صاحب مٹو ہے پر کھڑے ہو گئے ۔ اور نوٹ بک اول باہر سے دکھائی اور بعد میں اندر سے اور ثابت کر دکھایا کہ مسیحیت گو باہر سے اور دوسرے کسی قدر کالی سی دکھائی دیتی ہے ۔ پر حقیقت میں مسیحیت پاکیزگی محبت اور ابدیت سے معمور زندگی ہے ہر چند کہ اشجار سے خدا کا پرکاش ہوتا ہے ۔ اور کل مخلوقات اور کتنی ودا کا ظاہر ہوتا ہے ۔ پر خداوند یسوع مسیح حقیقی جا مظہر دو مسیح ہے ۔ اور اسی کا بیان بائبل میں ہے ۔ اور اسی کا بیان پاک مسیحیوں کی زندگی سے پرکاش ہوتا ہے ۔ ہاتھ ملانے کے بعد آگے بڑھے اور دیانندی عاشق لالہ ہر سرن وشنوی کے دولت خانہ پر آ دھمکے ۔ جنہوں نے بڑی گرمجوشی خوشی سے قبول کیا ۔ یہاں پر بھی پنڈت ہی پروفیسر راؤ سی رائے صاحب نے بتلایا ۔ اول رگوید کی وہ دعا جو کہ ہر ایک آریہ بھی جو رشی لوگ دعا مانگنا بہت پسند کرتے تھے ۔ کہ ان کو خدا نیک اور پاک زندگی عطا کرے ۔ آپ نے بخوبی ظاہر کیا کہ یہ پاک اور ابدی زندگی ہے ۔ جس کے رشی ہر شخص تھے خدا کے فضل سے ملتی ہے ۔ جو اس کے بیٹے یسوع مسیح میں ہوا ہے ۔

"اے آ ! تو جو سوتا ہے ۔ جاگ اور مردوں میں سے اُٹھ کہ مسیح تجھ کو روشن کرے گا"۔

رات کی میٹنگ

یہ میلہ نمود کا نہ تھا بلکہ مسیحیوں نے گواہی دی کہ ہم میں میل ہو گیا ۔ بھائیوں میں میل ہو گیا ۔ بہنوں میں میل ہو گیا بعض کو بیویوں نے خدا سے سچ مچ میل کر لیا ۔

انجیل جلیل کے پھیلنے کے لئے ایک بڑا دروازہ کھل گیا عیسائیوں اور ہندوؤں میں بڑا میل ہو گیا ۔

چاہیئے کہ وہ خداوند کے آگے اس کی رحمت کی اور بنی آدم کے آگے اس کے عجائب کاموں کی ستائش کریں ! آمین

راقم :۔ مقامی پریچر ۔

میں اپنے ساتھ کیا لیجا سکتا ہوں

ایک صاحب بیان کرتے ہیں کہ ایک دوست اُن کے پاس آیا جس کے ہاتھ میں ایک کاغذ اور پنسل تھی اور چہرہ بڑا متفکر نظر آتا تھا ۔ میں نے اس سے پوچھا کہ آپ فکرمند کیوں ہو ۔ اُس نے جواب دیا کہ میں ملک امریکہ کو جانے کو تیار ہوں اور اس لئے چاہتا ہوں کہ اس نئی دنیا کے ملک میں کوئی عمدہ اور اعلےٰ چیزوں کے نمونے لے جاؤں ۔ اس لئے میں ایک فہرست بنانے کی فکر میں ہوں میں نے کچھ اُن کو بتایا لیکن میں نے کہا کہ اُس کو چاہیئے کہ وہ مجھ سے زیادہ واقف آدمی کی تلاش کریں ۔ جو اُن کو اس کام میں اپنی پوری واقفیت سے مدد دے سکے ۔ مگر اس بیان سے میرے دل میں ایک سوال پیدا ہو گیا جو گونج گونج کر میرے کانوں میں بار بار آتا ہے ۔ جیسا کہ اُس شخص نے پوچھا کہ "میں نئی دنیا کو اپنے ساتھ کیا لیجا سکتا ہوں" ۔ اور میرے دل میں اس سے یہ سوال پیدا ہو گیا کہ میں بھی دوسری دنیا کو جانے والا ہوں اور میں نہیں جانتا کہ کتنی جلد میرا وہاں جانا ہو گا ۔ مگر کبھی نہ کبھی وقت میں اس نئی دنیا کو روانہ ہونگا اس دور دراز دنیا کو ۔ روحانی عالم کو جو سوال میرے دوست کا تھا ایسا ہی سوال میرے سامنے ہے ۔ "میں اپنے ساتھ کیا لیجا سکتا ہوں" ۔

میں گھر زمین تو اپنے ساتھ لے جا نہیں سکتا ۔ وہ تو جہاں ہیں وہیں پڑے رہیں گے ۔ اور صرف مجھ کو جانا ہو گا ۔ اور میں نقد اور جواہرات اپنے ساتھ نہیں لے جا سکتا ہوں ۔ یہ سب ہمیں چھوڑنے پڑیں گے ۔ اور نہ میں دنیا کی فریفتہ کرنے اور لبھانے والی چیزوں کو اپنے ہمراہ لے جا سکتا ہوں ۔ اور نہ میں اپنی کتابوں کو اپنے ساتھ لے جا سکتا ہوں ۔ اور نہ میں اپنے درجے اور رتبے کو ساتھ لے جا سکتا ہوں اور نہ میں اپنی دنیاوی عزت اور حرمت کو ساتھ لے جا سکتا ہوں ۔ فرض کرو کہ تمام دنیا کی عمدہ عمدہ چیزیں میرے قبضے میں ہوں ۔ جن پر میرا دل لگا ہوا ہو تو "میں اپنے ساتھ کیا لے جا سکتا ہوں" ۔

میرے دوست نے نئی دنیا کو لے جانے کے لئے ایک اچھی فہرست بنائی تھی ۔ لیکن میری فہرست میں تو ایک چیز بھی نہیں کہ جس کو میں درج کر سکوں ۔ میں اس بات کو خیال کر کے پیچ و تاب کھاتا ہوں کہ میں کسی چیز دنیا میں نہیں لایا اور یہ ظاہر ہے کہ یہاں سے کچھ لیجا نہیں سکتا ۔ پھر میں نے اپنے دل میں کہا کہ کیا ہم باوجود اس کے دنیا کی چیزوں پر زیادہ دل نہیں لگاتے ؟ اُن کا بے سود ہونا اس وقت صاف ثابت ہو جاتا ہے ۔ جبکہ موت کا پیغام اچانک ہمیں آ جاتا ہے ۔ اور ہم ان سب کو چھوڑ کر چلے جاتے ہیں" ۔

لیکن جب میں اس مضمون پر سوچ رہا تھا مجھے خیال آیا ! کہ اگرچہ جسمانی اور زمینی کوئی چیز ہم لیجا نہیں سکتے ۔ مگر کئی چیزیں جو لیجائیں گے ۔ کئی چیزیں ضرور ہمارے ساتھ جاویں گی ۔ میری شخصی میری یادداشت میرے ساتھ جاوے گی ۔ میرے خیالات میرے ساتھ جاوینگے ۔ میری پسندیدگی اور ناپسندیدگی میرے ساتھ جاویگی ۔ میری اخلاقی اور ذہنی عادات میرے ساتھ جاوینگی میری باطنی ضرورتیں میرے ساتھ جاوینگی ۔ میرا ضمیر میرے ساتھ جاوے گا ۔ مجھے اچھی طرح سے ان باتوں کا خیال آیا ۔ ایک پرانی مثل مشہور ہے کہ "وہ جو جگہ کو بدلتا ہے اپنی خاصیت کو بدل نہیں سکتا ہے" ۔ چاہے آدمی کہیں چلا جاوے وہ وہی آدمی رہیگا ۔ جو کچھ میں یہاں ہوں میں دوسری جگہ ایسا ہی رہونگا ۔ اور ذہنی اخلاقی اور روحانی خاصیتیں میرے ساتھ جاوینگی ۔

تب میں سوچنے لگا کہ میں کس طرح سے خوش اور مطمئن ہوں جبکہ میں تمام جسمانی خوشی دینے والی چیزوں کو ترک کر چکا ہوں اور کس طرح میں اس عالم میں جو آئندہ آنے والا ہے کامل پاکیزگی

اور و بیماری اور بے ستبازی میں کل ہو جاؤں؟ اور مجھ کو تسلی نہ ملی کیونکہ میرا اقرار تھا کہ یہ مطلوب صفتیں میری زندگی میں نہیں جب جو ہونی لازمی ہیں۔

تب ایک خوفناک بات میرے دل میں آئی کہ میں اپنے گناہوں کا کیا علاج کروں؟ کیا میں اُن کو اپنے ساتھ لے جاسکتا ہوں؟ اور اگر ایسا ہو کہ میں اُن کو ساتھ لے جاؤں تو پھر خوشی کہاں ہوگی؟ وہ آدمی کہ جس نے ملک کے قانون کو توڑ دیا ہے اور باغی ہوگیا ہے جب وہ حاکم کے روبرو آوے گا تو کانپے گا۔ تو کیا میں اپنے گناہوں کو لیکر اپنے حاکم حقیقی کے روبرو جاؤنگا؟ اور کیا میں اس نئی دنیا میں اپنے گناہوں کو لے جاسکتا ہوں جس میں مجھ کو تھوڑے دنوں کے بعد جانا ہوگا؟ •

میں نے آخرکار کہا کہ نہیں ایسا ہونا ناممکن ہے۔ تب میں نے اپنی بائبل کو اٹھایا اور پڑھنا شروع کیا۔ "خدا کے بیٹے یسوع مسیح کا لہو ہم کو تمام گناہوں سے پاک کرتا ہے۔" (۱ یوحنا ۱ باب ۷) ہاں۔ یہ ضرورت نہیں کہ میں ایک گناہ بھی اپنے ساتھ نئی دنیا کو لے جاؤں۔

اب ناظرین کیا خیال رکھتے ہیں؟ کیا ناظرین کو اس شافی چشمہ کی خبر ملی ہے جس میں غسل کرکے گنہگار کی نجاست اور ناپاکی بالکل دور و رفع ہو جاتی ہے؟ اگر اب تک نہیں ملا تو کیا آپ کو اس کی تلاش ہے۔ کیا آپ کا یہ خیال ہے کہ اپنے گناہ ساتھ لے جاتے ہوئے خدا کی پاک حضوری میں جاؤ گے؟ یہ یاد رکھو کہ وہاں کوئی بھی نہ جائیگا۔ پر اب وہ چشمۂ فیض جاری ہے۔ خدا کا کلام آپ کو دعوت دیتا ہے۔ اور خدا کی پاک روح تمہارے بچانے کی خواہشمند ہے۔ تمہارا ضمیر بھی تم کو خبر دے رہا ہے کہ تم کو اس کی تلاش کی ضرورت ہے۔ شاید آپ یہ سوال کریں کہ میں اس کو کس طرح سے حاصل کروں۔ خدا کے حضور جاکر دعا کرو اور التماس کرو کہ وہ تم کو اس کی پوری پوری ہدایت کرے۔ میں تم کو ایک دعا کا نمونہ بتاتا ہوں "مجھے دھو ڈال تاکہ میں برف سے زیادہ سفید ہو جاؤں۔ تمام میری بدکاریوں کو مجھ سے دور کر دے۔" اور دعا کنندہ دھویا گیا تھا۔ کیونکہ ایک دوسری جگہ وہ کہتا ہے "تو نے میری بدکاری کو بخش دیا۔" ایک اور دعا ہے "اے خدا مجھ گنہگار پر رحم کر۔" اور لکھا ہے کہ یہ دعا کرنے والا راستباز ٹھہر کر اپنے گھر گیا۔ (دیکھو لوقا ۱۸: ۱۳) ایک مرنے والے چور کی دعا بھی ہے۔ یہ ایک ایسے شخص کی دعا کہ جس کی زندگی جرائم کرنے میں گذری تھی۔ اور یہ دعا ابدیت کے عین دروازہ پر کی گئی تھی۔ "اے خداوند جب تو اپنی بادشاہت میں آوے تو مجھ کو یاد کر۔" اور اس دعا کا یسوع مسیح نے اسی وقت جواب دیا تھا۔ "میں تجھے سچ کہتا ہوں کہ آج تو میرے ساتھ بہشت میں ہوگا۔"

اے میرے دوستو اگر آپ تمام اپنے گناہوں سمیت اگلی دنیا میں جاؤ گے یہ تمہارا اپنا قصور ہوگا اور اس کا سبب یہ ہوگا کہ تم اپنے گناہوں کے آمرزنے کے لئے خداوند یسوع مسیح کے پاس نہیں آئے۔ — ترجمہ از انگریزی۔

جنوبی افریقہ کے سبز قطعہ پر چمک۔

کیمپ میں بڑی کھلبلی مچ رہی تھی۔ کیونکہ سبز قطعہ کے پار سب کو روشنی کی ایک چمک اکثر نظر آتی تھی۔ اور لوگ بڑے جوش سے اس کی نسبت بحث کر رہے تھے۔

ایک پوچھتا تھا کہ یہ کیا ہے۔

دوسرا کہتا تھا کہ فرانسیسی ہیں۔ وہ یہاں وہاں ہر جا ہیں جہاں اُن کا خیال بھی نہ ہو وہاں بھی نظر آجاتے ہیں۔

تیسرے نے جواب دیا یہاں فرانسیسی کہاں وہ تو بہت فاصلہ پر ہیں۔

پھر بھی وہ چمک نظر آئی۔ اس اثنا میں چند اردلی خبر لیکر جرنیل صاحب کے خیمہ کو بھیجے گئے۔ اور صاحب ممدوح بہت جلد تشریف لے آئے اور معلوم کر لیا کہ یہ چمک شعاع آفتاب کے ذریعہ خبر رسانی کے آلہ کی ہیں۔ اب ضرور ہے کہ یہ اپنے کسی خیرخواہ نے یا غنیم نے دکھلائی ہوں۔ اس کو بذریعہ تحقیق طور پر معلوم کر لینا لازمی ہے۔

سرسری ملاحظہ کرکے جرنیل صاحب نے حکم دیا کہ خبر پانے کا آلہ فوراً قائم کرو جس عمدہ موقعہ پر رکھا گیا اور نگران افسر نے بھروسہ سے ناہموار میدان کے پار پیغام پر پیغام دینے شروع کئے۔

تھوڑی دیر بعد اس افسر نے چنداں مایوسی سے کہا وہ تو اشارات مرتب استعمال کرتا ہے۔ اور میں اُن کا مطلب نہیں سمجھتا۔ میری سمجھ میں تو کچھ نہیں آتا۔

پھر بھی وہ کوشش کرتا ہے کہ اُس پار کے اشارات سے کوئی صاف خبر حاصل کرے۔ لیکن ناکام رہا۔

قریب دو گھنٹے کے بعد جرنیل صاحب پھر سوار آئے اور حال دریافت کیا۔

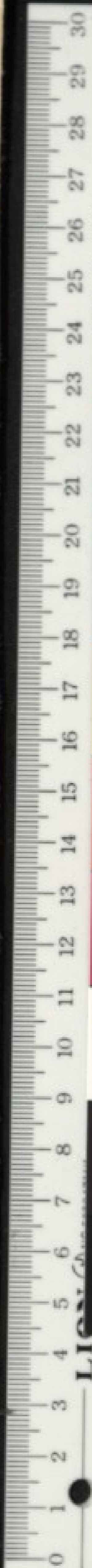
افسر نے جواب دیا جناب من میری سمجھ میں کچھ نہیں آتا۔ وہ اشارات مرتب ہم سے مختلف استعمال کرتا ہے۔ مجھے ذرہ سمجھ میں نہیں آتا کہ اُس کا کیا مطلب ہے۔

پھر اس جگہ کو جہاں سے چمک آتی تھی دوربین سے دیکھا گیا اور اُن عجیب چمکاؤ کے جواب میں خبر رسانی کے آلہ پر سوال کئے گئے۔ مگر کچھ نفع حاصل نہ ہوا تب ایک افسر نے جو دیر سے دوربین لگا کر دیکھ رہا تھا کہا۔ وہ تو صرف بسکٹوں کا ایک پرانا ٹین ہے جس پر آفتاب کی روشنی پڑتی ہے۔

تب ایک گشتی گارد احتیاط کے ساتھ اُس پار گیا۔ اور واپس آکر خبر دی کہ یہ خیال صحیح تھا کہ صرف ٹین پر آفتاب کی روشنی پڑتی ہے۔

کیمپ میں بڑی ہنسی مچی اور آلہ کے افسر کو بڑی دل لگی میں کھچایا۔

لیکن روحانی باتوں میں بھی لوگ ایسے ہی بے وقوف ہیں وہ بھی اُس سے خبر پانے کی کوشش کرتے ہیں۔ جو ان کو جواب نہیں دے سکتا۔ وہ اپنی روحوں کے سوالوں اور تقاضوں کے جواب کی تلاش میں ہیں۔ کتابوں میں تکلفی خدا اور ناخی وغیرہ میں کرتے ہیں۔ اور گو یہ سب باتیں کچھ عرصہ کے واسطے ایک طرح کی چمک دیتی ہیں۔ مگر انجام کار ناامیدی ہوتی ہے۔ اُن میں شبہات خوف اور سوالات کے حقیقی جواب



نہیں مل سکتے۔ وہ تو صرف سبکتوں کے تئیں ہیں۔ اور متلاشی پیعقارت سے چلتے ہیں۔

حقیقی جواب تو انجیل سے مل سکتا ہے۔ یہ خبر رسانی کا وہ آلہ ہے۔ جو تمہاری روح کے کل سوالوں کا جواب دیگا۔ اور اس کی یہ وجہ ہے۔ کہ زندہ خدا نے اس کا الہام دیا اور یسوع مسیح آفتاب صداقت کے جلال سے روشن ہے یہ وہ آلہ ہے جس سے تمہارا دوست اشارے اور تم سے گفتگو کرتا ہے۔ (ایک مترجم)

تحریر کیردو

ایک مرتبہ جناب پادری سپرجن صاحب سلطان الواعظین نے اثنار وعظ میں اپنے سامعین کے روبرو یہ تجویز پیش کی کہ ہر ایک مکان پر جاکر صحیح صحیح اپنا حال نہایت اختصار کیساتھ اس نمونہ کے طور پر لکھے۔

ٹامس جونس۔ ہلاک ہوا۔

ہنری ولیمز۔ بچ گیا۔

اور یہ بھی فرمایا کہ اگر تم تحریر کروگے تو ممکن ہے کہ تم حیرت زدہ اور مسرور ہو جاؤگے۔

اس وقت ایک مسیحی عورت موجود تھی اور اس نے اس تجویز پر عمل کرنے کا مصمم ارادہ کرلیا۔

جب اس کے چھوٹے مکان میں وہ اور اس کے خاندان کے کل رکن میز کے گرد بیٹھے تھے۔ تو اس نے کاغذ قلم اور سیاہی لاکر اپنے سامنے رکھ لئے اور یہ کہا۔ میں تم کو بتلانا چاہتی ہوں کہ مسٹر سپرجن نے آج کیا تجویز بتلائی ہے۔

شوہر نے جو سنڈے اخبار کو شمع کے سامنے کئے پڑھ رہا تھا۔ اپنی بی بی کی ان تیاریوں کو دیکھنے کے لئے ذرا نگاہ اوپر کی مگر جب مسٹر سپرجن کا نام سنا تو پھر اپنا اخبار پڑھنے یا دکھاوے کے لئے پڑھنے لگا۔

بی بی نے دلیرانہ مگر دھڑکتے دل سے کہا مسٹر سپرجن نے آج درخواست کی ہے کہ ہم سب اپنے اپنے نام ایک صاف تختہ کاغذ پر لکھیں اور اپنے نام کے آگے الفاظ ہلاک ہوا۔ یا بچ گیا سچائی اور صحیح طور پر درج کریں۔

مسٹر چیل آگ کریدنے لگا کے فضول گھر گھڑا کر گوئیوں کو اودھر اودھر کرید نے لگا۔

اس عرصہ میں اُس کی بی بی لکھتی رہی۔ ور کاغذ کے سرے پر یہ لکھا۔ سیرہ چیل۔ بچ گئی۔

تب کاغذ اپنی بڑی بیٹی کو جو شام کی عبادت میں اُس کے ہمراہ تھی پکڑادیا۔

اس درخواست پر لڑکی کا چہرہ قدرے ٹمٹمانے لگا اور کچھ تھرتھراتے ہاتھ سے والدہ کے نام کے نیچے یہ لکھا

لوسی چیل۔ بچ گئی۔

مشکل سے لکھ چکی تھی کہ ایک آنسو اُس کی آنکھ سے اُس کے نام پر گر پڑا جس سے کاغذ گیلا ہوگیا اور نام بھی مشکل سے پڑھا جاتا تھا۔

اب اُس کے بھائی کی باری تھی۔ والدہ کو ہنری کی نسبت چنداں تشویش نہ تھی۔ اُس کو بڑی تمنا تھی کہ وہ بڑا سچا مسیحی بن جاوے۔ مگر اس کو تحقیق نہ تھا۔ پس جب ہنری نے قلم اُٹھایا تو اس کا دل دھڑکنے لگا اور زور شور کی دھڑکن کے رکنے کو اپنا ہاتھ دل پر رکھ دیا لیکن جس وقت ہنری نے مستقل اور مضبوط ہاتھ سے بلا تامل یہ لکھدیا۔

ہنری چیل۔ بچ گیا۔

تو ممکن تھا کہ اس کی شادمانی اُس پر غالب آجاتی۔ مگر اس نیک عورت نے اپنی آنکھوں سے آنسو پونچھ ڈالے اور ایسی محبت بھری نگاہوں سے جو صرف ایک عزیز والدہ کرسکتی ہے اپنے پہلوٹھے فرزند کو تاکنے لگی۔ جس نے ایسی دلیری سے خداوند کا اقرار کیا تھا۔

سب سے چھوٹے بچے نے سنڈے سکول میں یسوع سے محبت رکھنے کی تعلیم پائی تھی۔ یہ لڑکی بہت چھوٹی تھی مگر بڑے بڑے حروف لکھ سکتی تھی اور اس نے اصرار کیا کہ میں بھی اپنا نام لکھونگی۔ اس کے بعض حروف تو بہت بڑے اور بعض بڑے چھوٹے تھے۔ نیز اُس نے سیاہی کے دو قطرے کاغذ پر ٹپکا دیئے۔ اور اپنی انگلیاں بُری طرح سیاہی میں بھرلیں۔ لیکن جب وہ کاغذ والدہ کو جس کی آنکھیں اب بالکل صاف تھیں دکھلایا گیا تو اُس نے پڑھا۔

ایس چیل۔ بچ گئی۔

اب سوا باپ کے سب کے دستخط ہوگئے تھے۔ وہ ابھی اپنا اخبار پڑھتا رہا۔

جارج چیل کی نسبت نا مزوں کہنا ہے۔ گر وہ دیانتدار آدمی اور شفیق باپ تھا۔ اس لئے اُس کے بچے اس سے خوف نہیں کھاتے تھے پس جب اُس نے کچھ تلخی سے کہا یہ کاغذ مجھے بھی دکھاؤ۔ ہنری نے کاغذ دو۔ یہ بالکل فضول بات ہے۔ مگر خیر میں بھی اس تحریر میں شامل ہو جاؤنگا۔

پس سب ناموں کے نیچے اُس نے لکھا۔

جارج چیل۔ ہ۔ ر۔ ابھی لفظ ہلاک لکھنے نہ پایا تھا کہ بی بی نے اُس کا ہاتھ روک لیا۔ اور رو کر کہا جارج تم کو میں یہ الفاظ ہرگز لکھنے نہ دونگی۔

اس پر بچے بھی چلا اُٹھے۔ نہیں پاپا جان ہرگز نہیں آپکو یہ ہرگز نہیں لکھنا چاہئے۔ ہم آپکو یہ ہرگز نہیں لکھنے دینگے۔

باپ نے خوش طبعی سے اس معاملہ کو ہنسی میں اُڑانے چاہا اور روکھی طور پر ہنسنے لگا۔ لیکن جب اُس کی بیوی اور بچے چلا کرتے روتے اور گڑگڑاتے رہے تو وہ نہایت شرمندہ ہوا اور ان کے ہمراہ گھٹنے ٹیک کر خدا سے دعا مانگی اور فوراً اُس کو اپنا دل دیدیا یہ داستان خود سپرجن صاحب کے بیٹے نے بیان کی ہے۔ (ا۔ ا)

نوٹ: ڈاکٹر ایس کے برمن کی کانوری جنتری ۱۹۱۴ء کی خوبصورت تیار ہوئی ہے دس شریف پڑھے لکھے اشخاص کا نام اور پورا پتہ لکھنے پر جنتری ہذا بلا قیمت و محصول بھیجی جاتی ہے۔

وقت پر صلاح

جو دوست ہوتے ہیں وہ خطرہ سے بچنے کے لئے وقت سے پہلے نیک صلاح دیتے ہیں۔

ڈاکٹر ایس۔ کے۔ برمن کی یہ صلاح کہ موسم گرما آگیا ہے۔ اس موسم میں کھانے پینے یا رہنے کے باعث ہیضہ ہونے کا خوف رہتا ہے۔ اس سے بچنے کے لئے پہلے ہی ایک شیشی اصل عرق کافور منگوا کر اپنے گھر میں رکھیں جس سے اپنے پڑوسیوں کی وقت پر حفاظت ہو سکے۔ یہ اصل عرق کافور عرصہ تیس سال سے تمام ہندوستان میں جاری ہے۔ یہ عرق گرمی کے دست۔ پیٹ کے درد۔ متلی کے لئے اکسیر کا حکم رکھتا ہے قیمت فی شیشی ۸؍ محصول ڈاک ایک سے ۵ شیشی تک ۵؍ ۱۲ شیشی تک ۱؍ ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

ضرورت

۴/۳

ہوشیارپور کے زنانہ مشن ہسپتال میں دو کارندوں کی ضرورت ہے۔

(۱) ایک مسیحی لیڈی ہاسپٹل اسسٹنٹ یا سب اسسٹنٹ سرجن کی

(۲) دوسرا ایک مسیحی عورت مڈوائف کی کام کے لئے۔

درخواستیں ان دونوں عہدوں کے لئے بمعہ نقول سرٹیفکیٹ کے جو واپس نہیں کیا جاویگا۔ مندرجہ ذیل کے پادری صاحب کے پاس بھیجی جاویں جو تنخواہ وغیرہ کی نسبت خبر دینگے۔ اور مقرر کریں گے۔

ڈاکٹر کے۔ سی۔ چیٹرجی

ہوشیارپور

ضرورت

ایک انگریزی دان ماسٹر جو کہ ایف۔ اے۔ یا انٹرنس کے گریجویٹ ہوں۔ لڑکے کو جو کہ ساتویں جماعت کا کورس پڑھتا ہے سائنٹرنس تک مکمل تعلیم ہر ایک زبان یعنی اُردو۔ فارسی انگریزی میں پرائیوٹ طور پر دینی ہوگی۔ ایف۔ اے پاس شدہ کو پچیس روپیہ ماہوار کے علاوہ کھانا اور مکان رہائش کا ملیگا۔ بعد فراغت تعلیم اگر ماسٹر صاحب کی لیاقت اور چال چلن قابل قدر ثابت ہوا تو ان کو علاوہ انعام کے کوئی جگہ یا عہدہ دیا جاویگا۔ درخواستیں بلا قید مذہب کے پتہ ذیل پر آنی چاہئیں۔ اور اگر کوئی بات قابل اعتراض ہو تو وہ خط و کتابت سے طے ہو سکتا ہے فقط

چودھری بھارت سنگھ صاحب تعلقدار ریاست اوناپور ضلع اوناؤ تحصیل صفی پور ڈاکخانہ فتح پور چوراسی۔

اطلاع

شرکائے پرسبیٹری کو اور تمام پرسبیٹری کے کارندوں کو اطلاع دیجاتی ہے کہ لودیانہ پرسبیٹری کی میٹنگ ۱۴ ماہ اپریل سن رواں کو بروز منگل بوقت صبح کے ۱۱ بجے سہارنپور کلیسیا کے گرجا میں فراہم ہوگی۔ کارندوں سے کام کی رپورٹیں سنی جائینگی۔ رپورٹیں تحریری ہونگی۔ فقط ازطرف پادری پی سی اوپل سٹیٹڈ کلارک لودیانہ پرسبیٹری۔ مقیم انبالہ چھاؤنی۔

التماس

نور افشاں کے خریداروں سے التماس کی جاتی ہے کہ اپنے اپنے مفصل پتے ارسال کریں۔ کیونکہ نئی چٹ چھپنے والی ہیں۔ امید ہے کہ سب خریدار اس ہی مہینے میں اپنے اپنے پتے ضرور بھیجینگے

مینجر نور افشاں

رسید زر

۱۹۱۴ء

پادری جے جیکسن ۱ر۸
مسٹر بی جیکب جہلوہ ۱ر۸
مشن لائبریری۔ گوجرانوالہ ۱ر۸
سی ایم۔ ایس بک شاپ ۱ر۸
پادری جارج دسن۔ ۱ر۸
بابو گیندا مل صر
مسٹر این مل ۱ر۸
پادری جے۔ سی۔ رو ۱ر۸
مس بٹشنگ صر
ڈاکٹر راما لی بی ۱۱ر
ایم ایل سنگھ ۱ر۸
بابو ایم جیکب ۱ر۸
ریڈ نگ روم پٹھانکوٹ ۱ر۸
بابو اقبال مسیح [illegible]
پادری ڈبلیو ایس ٹڈ ہوپ صر
پادری عبد السلام ۱ر۸
ڈاکٹر ٹی نہایا ہرائی ۱ر۸
ڈاکٹر ایم جیمس میسو ۱ر۸
مشن ہائی سکول لودیانہ ۱۲ر
مسٹر چتر بھج ۱ر۸
مسٹر نانک چند گجرات ۱ر۸
مسٹر متھرا داس سیالکوٹ ۱ر۸
مسٹر بی پال ۱ر۸
ایم۔ سی سیٹھ صدر کے ۱ر۸
پادری احسان اللہ ۱ر۸
پادری نظام علی اونولہ ۱ر۸
بابو حاکم علی ۱ر۸

نئی کتابیں

ہندمیں سنڈے سکول - من تصنیف ایڈورڈلے آمینٹ صاحب - رومن اردو صفحہ ۱۲۰ - یہ کتاب ہر ایک سنڈے سکول سپرنٹنڈنٹ اور اُستادکیواسطے ایک خاص قاعدہ عوام کے پڑھنے کے لئے پُرتاثیر - بچونکو تعلیم دینے میں بڑا مفید آلہ قیمت ۴ر و ۶ر و ۸ر ✣

انجیل برنباس - من تصنیف عبدالاحد از قاہرہ - کئی سال ہوئے کہ مشہور جعلی انجیل برنباس کا ترجمہ جو ۲۰۰ برس کے عرصہ تک غائب ہوگئی - پادری نگین صاحب کی کوشش سے جرمن کے ایک کتب خانہ میں پائی گئی - اس کتاب کے حالات اِس چھوٹے سے رسالہ میں پیش کئے جاتے ہیں - قیمت ۲ر ✣

مسیح کی تعلیم - من تصنیف ڈاکٹر جے - ڈبلیو - رابرٹس صاحب جسکو ڈاکٹر ڈبلیو - ہنٹلی صاحب نے ترجمہ کیا - فارسی - اُردو - رومن میں بھی چھاپی گئی - قیمت ۴ر - ۸ر - اور ۱۲ر - یہہ کتاب نہایت ضروری - ہر ایک مسیحی کو چاہئے کہ اِس کا مطالعہ کرے مسیح کی تعلیم کی اونچائی اور گہرائی کا ظہور ہے ✣

خاندانی فرائض - ۱۲۰ صفحے قیمت اُردو ۴ر - ۸ر - ۱۲ر - رومن ۸ر - اگر لوگ اپنے اپنے گھر کا انتظام اِس کتاب کی ہدایت کے مطابق بناویں تو زندگی کی خوشی اور مبارکبادی بہت ترقی پذیر ہوجاویں گی ✣

آخری بات کی ہدایت اِس مضمون پر کہ ہر ایک آدمی اپنے گھر یعنی رہائش کا گھر رکھے اور کسطرح پاوے - کتاب کی قیمت صدہا گنی قیمتی ہے ✣

ویدک شائستگی - قیمت رومن اردو ۸ر ✣

ویدوں کی اصل - فارسی اردو قیمت ۱ر ✣

ذات و چار - فارسی اردو قیمت ۲ر ✣

جنرل گارفیلڈ صاحب کی سوانح عمری فارسی اردو قیمت ۲ر ✣

دائی گری - من تصنیف ڈاکٹر ایڈتھ براؤن صاحبہ ساکن لودیانہ رومن اُردو ۸ر فارسی اُردو عہ ✣

یہہ کتاب میڈیکل سکولوں اور ہسپتالوں میں ٹیکسٹ بک کے طور پر استعمال کیجاتی ہے - ہر ایک گھر میں اِسکی ضرورت محسوس ہوتی ہے اِسلئے ہر ایک خاندان میں اِسکی ایک جلد ہونی چاہیئے ✣

ہدایت تیمارداران - یہہ کتاب اِس نیت سے تصنیف کیگئی کہ ہسپتال کے ملازموں کے لئے مدد دیجاوے - لہذا وہ ہر ایک ہسپتال اور میڈیکل سکول کیلئے سندی کتاب ہے ہر ایک گھر انہیں ایسی کتاب فائدہ سے خالی نہیں - رومن اُردو قیمت عہ یہ کتاب دوبارہ چھپ رہی ہے امید ہے کہ بہت جلد چھپکر تیار ہوجائیگی ✣

صحت جسمی - یہہ ایک انگریزی کتاب کا ترجمہ ہے جسکا نام ہیلتھ ہے - سعید غلام حیدر خان پنشنر اوورسیر رائے بریلی کا اور نور محمد صاحب میندار پرتاب گڑھ ضلع کا اور احسن محمد اسسٹنٹ ہسپتال سے نظر ثانی کیگئی - ایک کتاب حفظ صحت بڑے صاف طریقے سے لکھی ✣

مضمون کتاب

(۱) ہوا اور اُسکی بناوٹ - (۲) کیوں ہم بھائی بنیں - (۳) ہم بھائی کیونکر بن سکتے ہیں (۴) سانس لینے میں ہوا کیونکر صاف ہوتی ہے - (۵) ہوا کسطرح صاف ہوتی ہے (۶) صاف ہوا کسطرح ملتی ہے - (۷) پانی کا استعمال جسم میں اور اُسے کسطرح استعمال کریں - (۸) پانی کے پانیکا ذریعہ یا طریقہ - (۹) صاف پانی کسطرح ملسکتا ہے (۱۰) کسطرح خوراک جسم کو برقرار رکھتی ہے - (۱۱) صاف خون - (۱۲) خوراکونکی بناوٹ - (۱۳) مختلف قسم کے کھانے - (۱۴) تیلی خوراکیں (۱۵) ہدایت خوراک پر - (۱۶) چمڑا - (۱۷) نہانا - (۱۸) کپڑے پہننا - (۱۹) پٹھے اور ورزش - (۲۰) دماغی اور کانی ورزش - (۲۱) گھر اور احاطے - (۲۲) تازہ ہوا کی آمدورفت - (۲۳) صفائی - (۲۴) علیحدہ گھر - (۲۵) گاؤں اور قصبے - (۲۶) بخار کے مقابل کیسے تدبیر کریں - (۲۷) ہیضہ کے مقابل کیسے حفاظت کریں - (۲۸) چیچک کے مقابل کیسے حفاظت کریں - (۲۹) فیصلہ نصیحت - قیمت ۳ر ✣

دستور العمل نور افشان

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصولڈاک .. .. عہ
ہندوستان و پنجاب سے معہ محصولڈاک .. .. ہگ
ہندوستان و پنجاب سے معہ محصولڈاک مابعد .. ہے
غیر ممالک سے معہ محصولڈاک ۵ہے

شرح اُجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	ہے	صہ	سلے
چوتھائی کالم	صہ	سلے	للعہ۵
نصف کالم	سلے	للعہ	عہ۵
پورا کالم	للعہ	عہ۵	للعہ۵
پورا صفحہ	للعہ	۵ہے	ہاہ

ہر ایک دفعہ کے لئے فی سطر ہر۔ ایک روپیہ سے کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا +

نوٹ۔ نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ وار ہیں +

اطلاع ضروری (۱) نامہ نگاروں کو چاہیئے کہ نہایت خوشخط اور صرف ایک طرف کاغذ پر مضمون لکھا کریں۔ (۲) نامنظور شدہ مضامین واپس نہیں بھیجے جاتے۔ (۳) خط وکتابت کے لئے ٹکٹ بھیجنے چاہیئے ورنہ جواب نہیں دیا جا سکتا (۴) جو نامہ نگار نہ دینے ہیں کم از کم ایک مضمون نہ لکھے وہ نامہ نگار نہیں سمجھا جاویگا (۵) بعض نامہ نگار خلط ملط نظم و نثر مضمون بھیجدیتے ہیں جس سے بڑی دقت ہوتی ہے چاہیئے دونوں قسم کے مضامین علیحدہ علیحدہ کاغذ پر ہوں (۶) مضمون لکھتے وقت صفحہ کے ختم ہونے پر اکثر صاحبان حاشیہ اوپر نیچے بہت سا مضمون لکھدیتے ہیں جس کے پڑھنے کی دقت ہوتی ہے مضمون صفحہ وار ہونا ضروری ہے +

کرسچن بوائز بورڈنگ ہائی سکول لودیانہ

قایم شدہ ۱۸۷۵ء

تسلی بخش انتظام وعمدہ کہانا

حرفتی کارخانجات

یہہ بورڈنگ سکول عیسائی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کیلئے عرصہ سے جاری ہے۔ امسال مشن بورڈ نے ابتدائی تعلیم کو اعلیٰ اور مکمل بنانے کی غرض سے یہ تجویز کی ہے کہ یکم اپریل ۱۹۱۴ء سے حصہ لوئر پرائمری کی تین جماعتیں علیحدہ عمارت میں ایک امریکن لیڈی صاحبہ کی زیرنگرانی رکھی جاویں +

شرح خرچ خوراک معہ فیس فی طالب علم صہ ماہوار
" " اگر ایک خاندان سے دو ہوں للعہ ماہوار
" " اگر ایک خاندان سے تین ہوں للعہ ماہوار

دھوبی وکتب وغیرہ کا خرچ علاوہ ہوگا +

کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں ہر ایک قسم کا فرنیچر مثلاً کرسی میز۔ الماری وغیرہ نہایت عمدہ اور ارزان قیمت پر طیار ہوتا ہے علاوہ ازیں جن رکشا۔ کروکونول بورڈ کیرام وغیرہ بھی طیار ہوتے ہیں

قیمت جن رکشا لعہ۵ سے ماعہ۵ تک

قیمت کروکونول لعہ سے عہ۵ تک

مزید حالات بذریعہ خط وکتابت پرنسپل صاحب سکول ہذا سے دریافت ہو سکتے ہیں +

المشتہر پرنسپل کرسچن بوائز بورڈنگ سکول لودیانہ

مخزن مسیحی

یہ رسالہ ہر ماہ پہلی اور پندرہ تاریخ زبان انگریزی اور رومن اُردو الگ الگ سے شایع ہوتا ہے اسمیں کلیسائی اور ملکی خبریں کرسچن اینڈیور کے مضامین اور سنڈے سکول کے سبق شایع ہوتے ہیں

چندہ سالانہ بوجب تنخواہ خریداران کے ۱۱ سے لیکر دو روپیہ تک ہے نمونہ ایڈیٹر مخزن مسیحی فتحپور جسوا یوپی سے طلب کر سکتے ہیں +

پرسبٹیرین بیواؤں اور یتیموں کا فنڈ

یہہ دیسی مسیحیوں کا سب سے پرانا فنڈ ہے اس سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن ملتی ہے۔ اور بچے بھی جگہدرے سکولوں میں تعلیم پاتے وظیفے پا سکتے ہیں۔ ۱۶ برس میں اس فنڈ نے ۸۰ ہزار روپیوں سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن دی ہے اگرچہ ممبران نے صرف ۱۰ ہزار روپیہ چندہ اس فنڈ میں دیا ہے اور قریباً آدھا لاکھ روپے سود سے اس فنڈ میں آچکے ہیں جس حساب سے اب بینک میں ۴۳ ہزار روپیہ نقد موجود ہے۔ ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اس کا ممبر ہو سکتا ہے۔ اور بڑے پراسپکٹس اردو انگریزی مینیجنگ ڈائرکٹر پادری والٹر جے کلارک ایم۔ اے نولکھا لاہور کو لکھنے سے بہت جلد مل سکتے ہیں +

باغِ دل

دی گارڈن آف دی ہارٹ

یہہ ایک سہ ماہی نیا رسالہ انگریزی اور فارسی اردو میں موٹے چکنے کاغذ پر چھپتا ہے اس میں خوبصورت تصویریں ہیں چندہ سالانہ ایک روپیہ ہے۔ اگرچہ پا زیادہ کاپیاں ایک پتہ پر بھیجی جاویں تو فی کاپی ۱۲ چارج کیا جاتا ہے درخواستیں کثرت سے آرہی ہیں اور زیادہ کی بھی ضرورت ہے۔ یہہ خاصکر ہندوستانی مستورات کے لئے مخصوص ہے قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائیگی۔ نمونہ چار آنہ کے ٹکٹ آنے پر بھیجا جاتا ہے۔ باغ دل کے چاروں نمبر ۱۹۱۲ء کے ۱۲ فی نمبر لیا جاتا ہے +

درخواستیں بنام پادری ای۔ ایم ویری ڈی ڈی آنریری سکرٹری سی۔ ایل۔ ایس لودیانہ پنجاب آنی چاہئیں +

پادری ای۔ ایم ویری صاحب ڈی۔ ڈی ایڈیٹر و مینیجر نور افشان کے لئے مشن سٹیم پریس لودیانہ میں باہتمام وائلی بردرز چھپا +